Postal Reg.No PB/0154/2003 to 2005

NO.1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسُولِہِ الکَرِیم وعَلٰی عبدہ المسیح المَوعُود

جلد 54 وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ شمارہ 1.2

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

22-29 ذوالقعدہ 1425 ہجری 11/4 صلح 1384 ہش 11/4 جنوری 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ جنوری ۰۵ء (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ حضور پرنور نے کل سپین میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ.

وقف جدید کے 48 ویں نئے سال کا بابرکت اعلان

وقف جدید کی مالی قربانی میں پہلے دس ممالک میں امریکہ اوّل ہے جبکہ بھارت نے اپنی چھٹی پوزیشن برقرار رکھی ہے

☆ وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد کو دس لاکھ تک بڑھایا جائے

قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی میں مالی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 جنوری بمقام سپین

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے وقف جدید کے 48 ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ چونکہ جلسہ سالانہ سپین کے افتتاح کے طور پر بھی تھا اس لئے حضور انور خطبہ جمعہ سے قبل فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے آپ نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی جو لائیو نیلی کاسٹ کی گئی اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر نے اس میں شرکت کی۔

خطبہ جمعہ کی ابتدا میں حضور انور نے وقف جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی اس ضمن میں حضور انور نے آیت کریمہ ومثل الذین ینفقون اموالھم ابتغاء مرضاۃ اللہ وتثبیتا من انفسھم کمثل جنۃ بربوۃ اصابھا وابل فاتت اکلھا ضعفین فان لم یصبھا وابل فطل واللہ بما تعملون بصیر (البقرہ آیت ۲۶۶)

پھر فرمایا یکم جنوری سے وقف جدید کا نیا سال شروع ہوتا ہے اسلئے عموماً جنوری کا پہلا جمعہ اس اعلان کیلئے رکھا جاتا ہے اسلئے اس طریق پر عمل کرتے ہوئے آج میں وقف جدید کی مالی قربانی کا جائزہ اور نئے سال کا اعلان کروں گا اور اسکے ساتھ مالی قربانی کا مضمون بھی بیان کروں گا فرمایا مالی قربانی کے مضمون کو اگر دلی تسلیم کیجئے تو اس کے نتیجہ میں عجیب روحانی تبدیلی انسان کی زندگی میں شروع ہو جاتی ہے فرمایا آج چونکہ سپین کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے اور جلسوں کا مقصد بھی روحانی تبدیلی ہے تو اس لحاظ سے بھی یہ مضمون اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے فرمایا جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کیلئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فرمایا جو لوگ چندہ دینے والے ہیں صدقہ دینے والے ہیں ان کا اصل مقصد اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے کیونکہ اللہ کی خاطر اور اس کی مخلوق کی خاطر جو کچھ بھی ہم خرچ کریں گے وہ یقیناً اللہ کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنے گا پھر ایسے لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس سرسبز باغ کی طرح ہیں جو اونچی جگہ پر ہے جہاں انہیں تیز بارش اور پانی کی زیادتی بھی فائدہ دیتی ہے ایسی جگہیں سیلابوں سے محفوظ رہتی ہیں اور زاید پانی نیچے بہہ جاتا ہے اور باغ پھلوں سے لدا رہتا ہے جو لوگ زمیندار ہیں وہ جانتے ہیں کہ درختوں کے لگاتار پانی میں کھڑے رہنے سے وہ گل جاتے ہیں بہر حال اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس جذبہ قربانی کی وجہ سے تمہارے اموال بھی محفوظ رہیں گے اور تم اس کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے یہ بڑھ چڑھ کر قربانی کا جذبہ تمہارے اموال و نفوس میں مزید برکتیں لانے کا باعث بنے گا۔ اگر کبھی بارشیں نہ بھی ہوں تو ایک اچھی زمین جس کو ہلکی نمی پہنچتی رہے بھرپور فصل دیتی ہے فرمایا ایسا ہی تمہارے تھوڑے میں اتنی برکت ڈال دے گا کہ پھر کوئی کمی نہیں رہے گی۔ فرمایا جماعتی طور پر بھی اگر دیکھیں تو بڑی بڑی رقمیں خرچ کرنے والے تو چند ایک ہی ہوتے ہیں اور اکثر جماعت کے افراد کی تعداد درمیانے طبقے سے تعلق رکھتی ہے لیکن چونکہ یہ چندے رضائے الٰہی کے لئے دئے جاتے ہیں اسلئے ان کے تھوڑے میں بھی اللہ تعالیٰ برکتوں کے پھل لگا دیتا ہے اور یہی جماعت کے پیسے میں برکت کا راز ہے جس کی مخالفین کو سمجھ نہیں آتی کیونکہ ان کے دل چٹیل میدان کی طرح ہیں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مالی قربانی کے ضمن میں احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان پیش فرمائے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جس طرح امرا مالی قربانی کرتے تھے غرباء بھی مالی قربانی کرتے تھے ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے بتایا کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کا ارشاد فرماتے تو ہم بازار جا کر مزدوری کرتے اور اس کی اجرت سے صدقہ دیتے پس غرباء کی مالی قربانی کی بڑی اہمیت ہے جو لوگ غربت کی وجہ سے چندہ دینے سے معذرت کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ وہ خدا کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہو رہے ہیں حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی عظیم الشان قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا پھر فرمایا اب میں وقف جدید کے 48 ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ گذشتہ سال وقف جدید کے چندہ کی کل وصولی 19 لاکھ 76 ہزار پاؤنڈ تھی (چودہ کروڑ 82 لاکھ روپے انڈین) فرمایا گذشتہ سال سے اس سال ایک لاکھ پاؤنڈ کی زیادہ وصولی ہوئی ہے دنیا بھر کے پہلے دس ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ پہلے نمبر پر پاکستان دوسرے برطانیہ تیسرے جرمنی چوتھے کینڈا پانچویں بھارت چھٹے انڈونیشیا ساتویں بلجیم آٹھویں سوئٹزرلینڈ نوویں اور آسٹریلیا دسویں نمبر پر ہے۔

حضور انور نے وقف جدید کے چندہ دہندگان کے اضافہ کی طرف پرزور تحریک فرمائی فرمایا اگر کوشش کی جائے تو اس تعداد میں 6 لاکھ کا اضافہ کر کے وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد کو 10 لاکھ تک پہنچایا جا سکتا ہے فرمایا بھارت اور افریقہ کے ممالک میں کافی گنجائش ہے وہاں کوشش کی جانی چاہئے پاکستان کی طرح باقی ممالک میں بھی چندہ وقف جدید اطفال کو شروع کیا جانا چاہئے اس سلسلہ میں احمدی ماؤں اور ذیلی تنظیموں کو کوشش کرنی چاہئے میں احمدی ماؤں سے کہتا ہوں کہ بچوں کو وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل کریں خطبہ جمعہ میں حضور انور نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو سمندری زلزلہ کے مصیبت زدگان کی امداد کی بھی تحریک فرمائی۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مرکز احمدیت قادیان میں جماعت احمدیہ کا 113 واں جلسہ سالانہ

افضال الٰہیہ اور برکات روحانیہ کے ماحول میں منعقد ہوا

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین کے افتتاحی واختتامی خطاب فرانس سے ٹیلیکاسٹ

نماز تہجد ☆ علماء سلسلہ کی پر مغز تقاریر ☆ غیر مسلم معززین کی شرکت ☆ 5 زبانوں میں رواں تراجم
ملکی وغیر ملکی اخبارات International News Bureau ویب سائٹ، الیکٹرانک میڈیا پر جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانہ پر تشہیر
Alislam.org ویب سائٹ پر جلسہ کے پروگرام ☆ اعلانات نکاح ☆ وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کی شرکت
لنڈن سے وقف نو اطفال کے وفد کی شرکت ☆ صدر جمہوریہ ہند اور وزیر اعظم ہند کے پیغامات

28 ممالک کے 35 ہزار سے زائد پروانوں کا روحانی اجتماع

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ 113 واں جلسہ سالانہ قادیان 26 دسمبر تا 28 دسمبر 2004 کو نہایت کامیابی کے ساتھ ذکر الٰہی اور دُعاؤں کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ رہی کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی و اختتامی اجلاس کو جلسہ سالانہ فرانس سے خطاب فرمایا یاد رہے کہ جلسہ سالانہ فرانس بھی 26 تا 28 دسمبر کو بیت السلام فرانس میں منعقد ہوا تھا جس میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی تھی۔ حضور اقدس کے خطابات مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے قادیان کے جلسہ سالانہ میں سنائے گئے جہاں شرکاء جلسہ نے بیک وقت حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ فرانس اور قادیان کی جھلکیاں دیکھیں اور اس طرح امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق آج سے سینکڑوں سال قبل کی جانے والی یہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ وہ امام آسمان سے منادی کرے گا اور بیعت کے وقت یہ آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کو قبول کرو اور اس کی اطاعت کرو اور ساتھ ہی پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا کہ اس کے وقت میں مشرقی بھائی اپنے مغربی بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور مغربی بھائی اپنے مشرقی بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔

جلسہ 26 تاریخ کو ٹھیک دس بجے شروع ہوا پہلے روز اگر چہ کچھ سردی تھی اور دھند کا ماحول تھا لیکن پھر بھی بھاری تعداد میں لوگ جلسہ گاہ میں موجود تھے پہلے روز ان کی تعداد 25 ہزار تھی جو کہ بڑھ کر آخری روز 35 ہزار سے تجاوز کر گئی۔ الحمد للہ۔

26 دسمبر بروز اتوار

پہلے روز کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے صبح زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان شروع ہوا۔ محترم موصوف نے لوائے احمدیت کے چیک پوسٹ پر تشریف لا کر لوائے احمدیت لہرایا۔ جس کے ساتھ ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔ پہرہ داروں نے لوائے احمدیت کی پہرہ کی ذمہ داری سنبھال لی اور تین دن لوائے احمدیت فضائی بلندیوں پر نہایت شان سے لہراتا رہا۔

محترم صدر اجلاس کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے ساتھ ہی پہلے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی محترم عبد الحکیم صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی جس کا ترجمہ محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ دہلی نے سنایا جس کے بعد محترم سید عطاء الواحد رضوی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

''لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں''

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس نظم کے بعد محترم صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دُعا کرائی اور پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت سکندر آباد نے بعنوان ہستی باری تعالیٰ فرمائی۔ دوسری تقریر بعنوان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدمت قرآن کے آئینہ میں محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان نے کی پھر دو تقاریر کے دوران مکرم میر احمد محمود صاحب آف ربوہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے

خوش الحانی سے سنایا۔

اس پروگرام کے بعد نماز ظہر و عصر کیلئے وقفہ تھا نماز ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد ٹھیک دو بجے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب بیت السلام فرانس سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ نشر ہوا۔ (اس خطاب کا خلاصہ اس اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

دوسرا اجلاس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد پہلے روز کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم محمد شریف عودے صاحب امیر جماعت فلسطین کی زیر صدارت محترم حافظ عبد المتین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جس کے بعد محترم رفیق احمد صاحب آف ربوہ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام۔

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی سے سنایا۔

اس اجلاس میں صرف ایک تقریر بعنوان ''نظام وصیت کی اہمیت و برکات'' ہوئی جو محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے فرمائی جس کے بعد چند اعلانات ہوئے اور اجلاس برخاست ہوا۔

27 دسمبر بروز سوموار

دوسرے روز کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے صبح زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ شروع ہوا مکرم آر ایم عثمان [illegible] صاحب نے تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ پیش کیا [illegible] تنویر احمد صاحب ناصر و مکرم محمد یامین خان صاحب [illegible] نظم خوش الحانی سے سنائی۔ جس کے بعد تقاریر کا [illegible] شروع ہوا۔

محترم مولوی ایم ناصر صاحب مبلغ [illegible] ''عقائد احمدیت'' کے عنوان سے حضرت صاحبزادہ [illegible] مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت [illegible] نے ''سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ [illegible] وسلم'' کے عنوان سے اور مولانا محمد انعام صاحب [illegible] ناظر اصلاح وارشاد نے ''عالم اسلام کا اتحاد خلافت [illegible] سے وابستہ ہے'' کے عنوان سے تقاریر فرمائیں۔

ہر سہ تقاریر کے دوران محترم ڈاکٹر ایم [illegible] صاحب آف کبابیر نے حضرت اقدس مسیح موعود [illegible] السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا مکرم تنویر احمد صاحب [illegible] نے نظم بعنوان

سبھی کو یہ نعمت میسر کہاں [illegible]

خوش الحانی سے سنائی

ان تقاریر کے بعد پہلے حضرت صاحبزادہ [illegible] احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے نظارت نشر و اشاعت [illegible] طرف سے شائع کردہ بعض کتب کا تعارف [illegible] کے بعد محترم عبد السمیع لون صاحب اور محترم [illegible] سید بشارت احمد صاحب سیفی ریجنل امیر [illegible] نے تعارفی تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس نماز ظہر و [illegible] ادائیگی کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت [illegible] ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر ریاستہائے [illegible]

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی علم میں آجائے تو اس کی ستاری کرے۔

اگر کسی سے ہمدردی ہے تو دعا اور ذاتی طور پر سمجھا کر اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرے

(دوسروں کے عیوب اور کمزوریوں کی پردہ پوشی سے متعلق احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تاکیدی نصائح)

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 19 رنومبر ۲۰۰۴ء بمطابق 19 رنبوت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن- لندن)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمد لله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

اسلام نے ہمیں (مسلمانوں کو) آپس میں گھل مل کر رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ ...رے میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ نے ...اس طرف توجہ دلائی کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو، آپس میں محبت اور پیار سے رہو، ایک ...نے کے حقوق ادا کرو اور انسان سے کیونکہ غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے اپنے ...وں، اپنے بھائیوں، اپنے ہمسایوں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے لئے ان کی غلطیاں تلاش ...تے کے لئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو، تجسس میں نہ لگے رہو کہ کسی طرح میں کسی کی غلطی پکڑوں ...پھر اس کو لے کر آگے چلوں۔ یہ بڑی لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ یہ غلطیاں پکڑنے والے یا ...نے کا شوق رکھنے والے لوگ عموماً یا تو کوئی غلطی پکڑ کر جس کی غلطی پکڑی ہو اس کو بلیک میل ...نے کی کوشش کرتے ہیں، اس سے کوئی کام لینے کوشش کرتے ہیں، کوئی فائدہ اٹھانے کی کوشش ...تے ہیں اور اس میں انفرادی طور سے لے کر ملکوں کی سطح تک یہ حرکتیں کی جاتی ہیں۔ اس کے ...بڑے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح بعض لوگوں کو ان کے اپنے ...کے خلاف بھی استعمال کر لیا جاتا ہے، جب ملکی سطح پر یہ کام ہو رہے ہوں۔

پھر انفرادی طور پر برادریوں میں بعض لوگوں کو ایک دوسرے کی کمزوریاں تلاش کرنے ...دت ہوتی ہے تا کہ ان کی بدنامی کی جائے۔ بعض ظالم تو اس طرح بعضوں کی کمزوریاں تلاش ...کے یا نہ بھی کمزوری ہو تو باتیں پھیلا کر بچیوں کے رشتے تڑوانے سے بھی دریغ نہیں کرتے، اس ...دہ بھی باز نہیں آتے۔ دوسرے فریق کو جا کر بعض دفعہ جہاں رشتے کی بات چل رہی ہو اس طرح ...اشارات کہہ دیتے ہیں کہ اگلا پھر فکر میں پڑ جاتا ہے کہ میں رشتہ کروں بھی کہ نہ۔ مقصد صرف یہ ہوتا ...کہ کسی طرح لڑکی والوں کو تکلیف میں ڈالا جائے۔ بعض لوگ صرف عادتاً زبان کا مزہ لینے کے ...ٹھٹھے کے رنگ میں کسی کی کمزوری کو لے کر اچھالتے ہیں۔ اور آج کل کے معاشرے میں یہ ...دہ صورتحال کچھ زیادہ ابھرتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ شاید اس لئے کہ آپس کے رابطے آسان ...ہیں۔ تو بہر حال کوئی خاص فائدہ اٹھانے کے لئے یا کسی کو بدنام کرنے کے لئے یا زبان کا مزہ ...کے لئے دوسروں کی کمزوریوں اور غلطیوں کو اچھالا جاتا ہے بلکہ بعض دفعہ ایسا موقع پیدا کیا جاتا ...کوئی غلطی کسی سے کروائی جائے اور پھر اس کو پکڑ کر فائدہ اٹھایا جائے۔ تو ان حالات میں جیسا ...جانے کہا صرف اسلام اپنے ماننے والوں سے یہ کہتا ہے کہ ان بیہودگیوں اور ان لغویات سے ...اور اس زمانے میں، آج کل حقیقی اسلام کا نمونہ دکھانے والا اگر کوئی ہے یا ہونا چاہئے تو وہ ...ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی علم میں آجائے تو اس کی ستاری کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ہر ایک کی ایک عزت نفس ہوتی ہے۔ اس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ دوسرے اگر کوئی برائی ہے، حقیقت میں کوئی ہے تو اس کے اظہار سے ایک تو اس کے لئے بدنامی کا باعث بن رہے ہوں گے دوسرے دوسروں کو بھی اس برائی کا احساس مٹ جاتا ہے، جب آہستہ آہستہ برائیوں کا ذکر ہونا شروع ہو جائے۔ اور آہستہ آہستہ معاشرے کے اور لوگ بھی اس برائی میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہوں، ان کی تشہیر نہیں کرنی، ان کو پھیلانا نہیں ہے۔ دعا کرو اور ان برائیوں سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اور اگر کسی سے ہمدردی ہے تو دعا اور ذاتی طور پر سمجھا کر اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہی سب سے بڑا علاج ہے۔ سوائے اس کے کہ ایسی صورت ہو کہ جس میں جماعتی خبر ہو یا جماعت کے خلاف کوئی بات سنیں، جماعتی نقصان کا احتمال ہو اور کوئی ایسی بات پتہ لگے جیسا کہ میں نے کہا، جس سے جماعتی نقصان ہونے کا خدشہ ہو تو پھر متعلقہ عہدیداروں کو، یا مجھ تک یہ بات پہنچائی جا سکتی ہے۔ ادھر ادھر باتیں کرنے کا پھر بھی کوئی حق نہیں اور کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے برائی پھیلتی ہے۔ اگر مثلاً اس غلطی کرنے والے شخص کی اصلاح کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی یا جھوٹ بول کر غلط بیانی کر کے وقتی طور پر اس نے اپنی جان بچالی تو دوسرے بھی جن کی طبیعت میں کمزوری ہے وہ بھی بعض دفعہ ایسی باتیں کر جائیں گے، اپنی کمزوریاں ظاہر کرنے لگ جائیں گے۔ کیونکہ ان کے ذہنوں میں بھی یہ ہوتا ہے کہ فلاں شخص کی غلطی پکڑ کے اس عہدیدار نے یا اس شخص نے کیا کر لیا جو ہمارے خلاف ہو جائے گا۔ اس شخص کا کیا بگڑ گیا ہے۔ زبان کا مزہ لینے کے لئے بعض باتیں کر لو بعد میں دیکھی جائے گی۔ اس قسم کی باتیں برائیاں پھیلاتی ہیں، حجاب اٹھ جاتے ہیں۔

تو بہر حال یہ تو ایسے لوگوں کی سوچ کا قصور ہے، تقویٰ کی کمی ہے لیکن جس شخص کو نظام کے خلاف کوئی بات پتہ چلے، اس کا بہر حال یہ فرض بنتا ہے کہ ایسی بات صرف نظام جماعت کو ہی بتائے اور ادھر ادھر نہ کرے۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ سننے والے کو کوئی غلطی لگ جاتی ہے۔ بعض دفعہ بات کرنے والا باوجود جماعتی اخلاص کے وقتی جوش میں کوئی ایسی بات کہہ جاتا ہے جس پر بعد میں اسے بھی شرمندگی ہوتی ہے اور ایک دفعہ بات سن کے آگے پھیلا دینا مزید شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔ بعض دفعہ صحیح الفاظ کسی نے ادا نہیں کئے ہوتے تو اس وجہ سے اس بات کی بہت زیادہ بھیانک شکل نظر آنے لگ جاتی ہے۔ تو بہر حال کوئی بھی ایسی کمزوری ہو یا تو اس کو علیحدگی میں سمجھا دیا جائے یا جماعتی عہدیدار کو بتا دیا جائے کہ اس طرح کی بات میں نے سنی ہے آپ تحقیق کر لیں۔ لیکن کسی کی، کسی قسم کی بات کو کبھی بھی پھیلانا نہیں چاہئے جس سے کسی کی عزت پر حرف آتا ہو۔ ہو سکتا ہے کسی وقت یہی غلطی آپ سے بھی ہو جائے اور پھر اس طرح چرچا ہونے لگے، بدنامی ہو تو کتنی تکلیف پہنچتی ہے۔ ہر ایک کو اس سوچ کے ساتھ اگلے کی بات کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے اور مسلمانوں نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم، کریم، حلیم، تواب اور غفار ہے۔ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ لیکن دنیا میں خواہ حقیقی بھائی بھی ہو یا کوئی اور قریبی عزیز اور رشتہ دار ہو وہ جب ایک مرتبہ قصور دیکھ لیتا ہے پھر وہ اس سے خواہ باز بھی آ جاوے مگر اسے عیبی ہی سمجھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کر کے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے بجز پیغمبروں کے (جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں) جو چشم پوشی سے اس قدر کام لے بلکہ عام طور پر تو یہ حالت ہے جو سعدی نے کہا ہے ’’خدا داند بپوشد و ہمسایہ نداند وبخروشد‘‘ کہ خدا تعالیٰ تو جانتے ہوئے بھی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن ہمسایہ تھوڑا علم ہونے کے باوجود اس کی مشہوری کرتا ہے۔

فرمایا: ’’پس غور کرو کہ اس کے کرم اور رحم کی کیسی عظیم الشان صفت ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ اگر وہ مواخذہ پر آئے تو سب کو تباہ کر دے۔ لیکن اس کا کرم اور رحم بہت ہی وسیع ہے اور اس کے غضب پر سبقت رکھتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 137,138 جدید ایڈیشن)

تو دیکھیں کس طرح آپؑ نے دوسروں کی ستاری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے، اور اس رحم کی صفت کی وجہ سے اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے۔ بہت دیالو ہے، بہت دینے والا ہے۔ حلیم ہے، توبہ قبول کرتا ہے اس لئے بندے کو کیا پتہ کہ کس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کرنا ہے۔ سعدی کا قول آپؑ نے بتایا ہے، جیسا کہ میں نے بتایا، کہ اللہ تعالیٰ تو بعض نقائص کا علم ہونے کے باوجود بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے اور ہمسایہ جس کو شاید پوری بات کا علم نہ ہو کوئی ایک پوائنٹ لے کے، کوئی ایک بات لے کے، کوئی ایک فقرہ لے کے بعض دفعہ کوئی لفظ لے کر ہی کسی کو بدنام کرنے کے لئے وہ شور مچاتے ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر ایک کو استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ حساب لینے لگے تو فرمایا کہ شاید سب یہیں پکڑے جائیں لیکن اس کا رحم اور کرم ہے جو ہم سب ابھی تک بچے ہوئے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے راز اور سرگوشی کے انداز میں فرمایا کہ: ’’تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا سایہ رحمت اس پر ڈالے گا، پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا! وہ کہے گا ہاں میرے رب! پھر کہے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا؟ وہ اقرار کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے اس دنیا میں تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی آج قیامت کے دن بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور انہیں معاف کرتا ہوں‘‘۔ (بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علی نفسہ) (یہ پچھلی حدیث کی وضاحت ہی ہے)

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ’’مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے یکا و تنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا جاتا ہے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصائب میں سے ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا‘‘۔

(ریاض الصالحین۔ باب فی قضاء حوائج المسلمین)

تو دیکھیں یہ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہی ہے جس سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جب تک اپنے بھائی کی مدد کرنے کے لئے کوشاں رہے گا، کوشش بھی کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا چلا جائے گا۔ اس سے ملتی جلتی ایک اور روایت بھی ہے لیکن اس میں ایک انذار بھی ہے، ڈرایا بھی گیا ہے پردہ پوشی نہ کرنے والے کو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ’’جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے کسی عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا اور ستاری فرمائے گا۔ اور جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اس طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کر دے گا‘‘۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب الستر علی لمومن دفع الحدود...)

پس دیکھیں کس قدر انذار ہے۔ کمزوریاں تو سب میں ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ جب ننگ ظاہر کر کے رسوا کرنے لگے تو پھر آدمی کی کوئی جائے پناہ نہیں ہوتی۔ کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمیشہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے ہر ایک کو اپنے پر نظر رکھنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی بندہ کسی بندے کی اس دنیا میں پردہ پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا‘‘۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والاداب باب بشارۃ من ستر اللہ لہٗ) یعنی پردہ پوشی کو اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے نہیں چھوڑے گا۔ اور قیامت کے دن اس کا اجر دے گا۔

برائی کے اظہار سے برائی پھیلنے کا اور معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لینے کا خطرہ ہوتا ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بتایا۔ اس لئے برائی کا اظہار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے برائی پھیلتی ہے۔ اور یہ تجربے میں بات آئی ہے کہ دیکھا دیکھی بہت سی برائیاں پھیلتی ہیں۔ اور اسی بارے میں آنحضرت ﷺ نے ہمیں بڑی تاکید فرمائی ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ: ’’اگر تو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں بگاڑ دے گا، یا ان میں بگاڑ کی راہ پیدا کر دے گا‘‘۔ (سنن ابی داود. کتاب الادب باب ما فی النھی عن التجسس)

کمزوریوں کے پیچھے پڑ کے پھر ان کو اچھالنے کا، لوگوں پہ ظاہر کرنے کا، پھیلانے کا مقصد ہوتا ہے یا کوئی بھی برائی جب اس کو پھیلایا جائے تو بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو تجسس کر کے دوسروں کے عیب تلاش کرتے ہیں یا ان کے عیبوں اور کمزوریوں کو پھیلاتے ہیں، سمجھایا گیا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ اس طرح تم شاید کوئی اصلاحی کام کر رہے ہو بلکہ بگاڑ پیدا کر رہے ہو۔ دنیا میں مختلف قسم کی طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ اپنے خلاف بات سن کر ردعمل کے طور پر بھی، ایسے لوگ جن کی برائیوں کا اظہار باہر ہو جائے اور زیادہ ڈھیٹ ہو کر وہ برائی کرنا شروع کر دیتے ہیں، کہ اب تو پتہ لگ ہی گیا ہے۔ جو ایک حجاب تھا وہ تو ختم ہو گیا۔ تو اس سے اصلاح کا پہلو بالکل ہی ختم ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرے اگر کسی کا یہ عیب اور کمزوری اس میں بعض عہدیداروں کو بھی محتاط رہنا چاہئے، بعض دفعہ بات کر جاتے ہیں۔ کسی عہدیدار یا اس کے کسی قریبی کی طرف سے یا اس کے حوالے سے کسی کی بات باہر نکلے تو نظام کے خلاف بھی ردعمل ظاہر ہو جاتا ہے۔ فرمایا پھر اس کا ذمہ دار پردہ دری کرنے والا ہے۔ وہ شخص ہے جس نے یہ باتیں باہر نکالیں۔ اور پردہ دری کا انذار تو آپ پہلی حدیث میں سن ہی چکے ہیں۔

ایک برائی کو ظاہر کرنے سے اس کی اہمیت نہیں رہتی اور آہستہ آہستہ اگر وہ مستقلاً برائیاں ظاہر ہونی شروع ہو جائیں تو معاشرے میں پھر برائیوں کی اہمیت نہیں رہتی اور یہ تجربے سے ثابت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حجاب ختم ہو جائے تو پھر برائی کا احساس ہی باقی نہیں رہتا۔ مثلاً یہی دیکھ لیں کہ آجکل جو فلمیں اور ڈرامے ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں۔ اور جب سے ایسے ڈرامے آنے لگے ہیں جس میں قتل و غارت ہو، اغوا ہو، نشہ اور ڈرگز کی باتیں ہو رہی ہوں اس وقت سے یہ برائیاں زیادہ پھیل گئی ہیں۔ اور ٹی وی وغیرہ نے، میڈیا نے اس کو پھیلانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ اپنی طرف سے اصلاحی ڈرامے بناتے ہیں کہ آخر میں نتیجہ نکالیں گے کہ دیکھو مجرم پکڑے گئے۔ لیکن اس میں پتہ نہیں آخر میں اصلاح کی کسی کو سمجھ آتی ہے کہ نہیں لیکن برائی ضرور پھیل جاتی ہے۔ بچوں کے خیالات ٹی وی ڈرامے دیکھ دیکھ کے ہی بگڑتے ہیں۔ اور جب بڑے ہوتے ہیں اور نوجوانی میں قدم رکھتے ہیں تو غریب ملکوں میں ضرورت کے لئے اور امیر ملکوں میں تفریح کے لئے وہ حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ دیکھ لیں یہاں اس مغربی معاشرے میں آزادی کے نام پر بہت سی بے حیائیاں اور برائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے جو یہ فرمایا تھا کہ ان برائیوں کے اظہار سے تم اور بگاڑ پیدا کرو گے تو آجکل اگر جائزہ لیں، جیسا کہ میں نے کہا، ان برائیوں کے اظہار کی وجہ سے ہی یہ برائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بھی ان برائیوں سے محفوظ رکھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ’’یقیناً اللہ تعالیٰ حیا اور ستر کو پسند فرماتا ہے‘‘۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 224)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

یہ دیکھیں یہ بھی پہلی حدیث سے ملتی ہے کہ اگر آج یہ بے حیائیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ میڈیا جو بے حیائیاں پھیلا رہا ہے، حیا اور ستر قائم ہو جائے تو آدھے سے زیادہ برائیاں بگاڑ اور خاندانوں کے مسائل اور جرائم ختم ہو جائیں گے اور معاشرے کے گند اور برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ کیونکہ اخباروں اور ٹی وی نے حیا کا احساس مٹا دیا ہے۔ پارکوں میں سرعام بیہودگیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور یہ سب کچھ حیا کے فقدان کی وجہ سے ہے۔ مغرب میں تو حیا اور ستر کے معیار بالکل بدل ہی گئے ہیں۔ پس ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے ہمیں اپنے لئے اور اپنی اولادوں کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے محفوظ رکھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بہت فضیلت والی آیت یہ ہے (آپؐ نے ما اصابکم والی آیت پڑھی) کہ جو بھی تمہیں مصیبت پہنچتی ہے یہ تمہارے اپنے کئے کی سزا ہے۔ اور اللہ بہت سے قصوروں کو تو معاف ہی کر دیتا ہے اور درگزر فرماتا ہے۔ اور ما اصابکم کی تفسیر یہ بیان فرمائی کہ سزا اور دوسری دنیاوی مصیبتیں ہیں جو انسان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کرم اس بات سے مانع ہے کہ آخرت میں دوبارہ وہ ان غلطیوں پر گرفت فرمائے۔ اور جن غلطیوں کو اس نے دنیا میں معاف فرما دیا ہے اور کوئی گرفت نہیں فرمائی۔ اس کا حلم اس میں مانع ہوگا کہ عفو اور درگزر کے بعد پھر گرفت فرمائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 85)

ان حدیثوں سے اللہ تعالیٰ کا بندے سے عفو اور مغفرت کے سلوک کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے بندے کا بھی حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی پردہ دری کرتا پھرے۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اور اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ستاری کا سلوک ہی کرتا رہے۔

اور اس کے لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں دعا بھی سکھائی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار رہوں۔ مولیٰ میں تجھ سے دین و دنیا، مال اور گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر سے خود میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں''۔

(ابو داود کتاب الادب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سلسلے میں کیا مثال تھی اور کیا دل کا حال تھا وہ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''قتل کے مقدمہ میں ہمارے ایک مخالف گواہ کی وقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے'' جو اس کا زور تھا اس کو توڑنے کی نیت سے'' ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر میں نے اسے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اسے مفر نہ ہو۔ حالانکہ انہی لوگوں نے مجھ پر جھوٹے الزام لگا کے۔ جھوٹا مقدمہ بنایا۔ افتراء باندھے اور قتل اور قید میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے۔ اب بتلاؤ کہ میرے پر کون سا خوف ایسا طاری تھا کہ میں نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روک دیا۔ صرف بات یہ تھی کہ میں اس بات پر قائم ہوں کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دے اور اسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو''۔ یعنی کوئی اور اس کے لئے بچنے کا رستہ نہ ہو۔ جب یہ آپ نے فرمایا تو وہاں بیٹھے ہوئے کسی شخص نے عرض کیا کہ ''حضور! میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے''۔ یعنی مجھے اچھا نہیں لگا کہ یہ سوال کیوں نہیں کیا۔ یہ سوال اس کو نیچا کرنے کے لئے ہونا چاہئے تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ''میرے دل نے گوارا نہ کیا''۔ اس نے لگتا ہے بہت ہی زیادہ غصے میں تھا پھر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہئے تھا۔ تو آپ نے فرمایا ''خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ میں کیا کروں''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 59 جدید ایڈیشن)

اور ایسا ہی دل آپ جماعت کے ہر فرد کا بنانا چاہتے تھے۔ اور یہی آپ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ جو اسلام کی صحیح تصویر ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ''میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو تو ہم بلا خوف لومۃ لائم لوگوں کی ملامت کے بغیر کسی خوف کے بغیر اسے اٹھا کر لے آئیں گے''۔ فرمایا عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہئے''۔ (چشم پوشی کرنی چاہئے، درگزر کرنی چاہئے)۔ (سیرۃ طیبہ۔صفحہ 56)

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے یہ بھی آگے فرمایا انہوں نے اپنی روایت میں لکھا ہے کہ آگے یہ بھی آپ نے فرمایا تھا کہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں گے اور جب وہ ہوش میں آنے لگے تو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے جائیں گے تا کہ وہ ہمیں دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔ اور آپ نے جماعت کو یہ نصیحت کی ہے کہ جماعت کے فرد بھی ایک خاندان کی طرح ہیں۔ تمہارے بھائی ہیں، آپس میں بھائی بن کر رہو اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپاؤ۔

(سیرۃ طیبہ۔صفحہ 56)

ایک بار حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں کسی کی کمزوریوں کا کسی نے ذکر کیا۔ آپؑ نے سنا تو اس شخص کو مخاطب ہو کر فرمایا عیبش گفتہ ای، ہنرش نیز بگو یعنی اس کے نقائص اور کمزوریاں تو گنوائی ہیں اس کی خوبیوں کا بھی ذکر کیا ہوتا ہے۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۔صفحہ 57)

خوبیاں بیان کرنے سے نیکیاں پھیلتی ہیں۔ کسی نے مالی قربانی کی، کسی نے اور کسی قسم کی قربانی کی، ان قربانیوں کا جب ذکر کیا جاتا ہے تو دوسروں میں بھی جوش پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر برائیاں ہی معاشرے میں ذکر کی جاتی رہیں تو پھر برائیاں ہی پھیلتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے پھر وہ معیار ختم ہو جاتے ہیں۔ حجاب ختم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ کسی کی برائیاں بیان کر کے اس کے لئے شرمندگی یا غصے کے سامان کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر خوبیاں بیان کی جائیں تو اس سے بھی بچت ہو جاتی ہے۔ معاشرہ مزید بگاڑ سے بچ جاتا ہے اور پھر یہ دوسروں کی برائیاں بیان کر کے انسان خود بھی گناہگار بن رہا ہوتا ہے اگر صرف لوگوں کی اچھائیاں اور خوبیاں ہی بیان کی جائیں تو اس سے بھی اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے۔ تو ایک پردہ پوشی اور کئی نیکیوں کو جنم دیتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل میں انسان کی خداتعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے اور بہت سے لوگوں کو خداتعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے ورنہ اگر خداتعالیٰ ستاری نہ فرمائے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔ پھر فرمایا کہ ''انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ کرے۔ یعنی جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خداتعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خداتعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے، رحم ہے، حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے، حلم کرے، لوگوں سے کرم کرے۔ خداتعالیٰ ستار ہے، انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔ اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے''۔

عیبوں اور گناہوں اور غلطیوں کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی بدی یا نقص دیکھتے ہیں، جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کر لیں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ فرمایا حدیث میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خداتعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے انسان کو چاہئے

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343 4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

کہ شوخ نہ ہو، بے حیائی نہ کرے، مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے، محبت اور نیکی سے پیش آوے''۔

(ملفوظات جلد5صفحہ 608,609جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ نے فرمایا ، یہ شروع زمانہ کی ''بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے بعض میں کچھ طاقت آ گئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاو قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سردست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے اَلْقُطْبُ قَدْ یَزْنِیْ کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ۔ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے {تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ} (البلد:18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو''۔ سعدی کا قول لکھا ہے کہ خدا داند بپوشد و ہمسایہ نداند و خرو شد کہ خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہئے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آ گیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے ''آپؑ نے واقعہ بیان فرمایا'' شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے۔ ایک ان میں سے حقائق اور معارف بیان کیا کرتا تھا''۔ زیادہ لائق تھا، اس کو زیادہ سمجھ آتی تھی اور دوسرے کو اتنی سمجھ نہیں تھی، تو وہ ''دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا''۔ وہ حسد کر کے دوزخ میں چلا گیا'' اور تو نے غیبت کی''۔ وہ حسد کر کے دوزخ میں جا رہا ہے اور تم غیبت کر کے دوزخ میں جا رہے ہو۔'' غرضیکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو۔'' (ملفوظات جلد 4صفحہ 60. 61جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ نے فرمایا: ''ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے''۔

(ملفوظات جلد 4صفحہ 60جدید ایڈیشن)

پس یہ حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور یہ حالت ہے جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہے انشاء اللہ۔ باوجود اس کے کہ جماعت بعض قربانی کے معیاروں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ وفا اور اخلاص میں بھی بہت زیادہ ہے الحمدللہ۔ لیکن بعض چھوٹی چھوٹی برائیاں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ دوسرے کی کمزوریوں کو لے کر اس کی تشہیر کرنا اور دوسروں کو بتانا۔ تو ان چیزوں کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ جب نبی کے زمانے سے دوری ہوتی جاتی ہے اور پھر نبی سے براہ راست تربیت پانے والے بھی آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور اب تو سارے ہی چلے گئے ہیں پھر ان تربیت یافتہ صحابہ سے فیض پانے والوں کی بھی کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے اور پھر جماعت میں نئے آنے والوں کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے تو دعا اور استغفار کے ساتھ ان باتوں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت پڑ جاتی ہے۔ پس ان باتوں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ دین کے ہر حکم کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو حکم سمجھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے اور اس کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀❀ ❀❀❀ ❀❀❀❀❀

گھریلو علاج

سونف (FENNEL FRUIT) کے طبّی خواص

پیٹ کی گیس، پیٹ درد ، اپھارہ، درد کمر، ضعفِ بصر، جوڑوں کے درد میں نافع اور . مقوی معدہ، سینہ جگر تلی و گردہ کے امراض میں بفضلِ خدا نہ صرف مفید و موثر بلکہ بے ضرر بھی

(نیچروپیتھک ڈاکٹر نذیر احمد مظہر ۔ ٹورنٹو، کینیڈا)

بعض بظاہر عام گھریلو نوعیت کی بے ضرر اشیاء ہیں جن کا استعمال بفضلِ خدا مختلف امراض میں مفید و موثر ہے۔ اس سلسلہ میں ہم سونف کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) امراضِ معدہ: معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے خوب ڈکاریں آتی ہیں۔ انتڑیوں کی راہ سے فاسد مادے خارج کرتی ہے قریباً آدھی چمچ سونف گلقند تین چمچ میں ملا کر صبح و شام کھانے سے معدہ سے اٹھنے والے بخارات رک جاتے ہیں۔ معدہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور زہریلے مادے اخراج پذیر ہوتے ہیں۔ یہ نسخہ امراض معدہ میں مفید ہے اور خوش ذائقہ بھی ہے۔

(۲) پیٹ درد: سونف ۵۰ گرام عام نمک ۱۰ گرام گرائنڈر میں پیس لیں۔ ایک چھوٹا چمچ صبح شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

(۳) گیس، اپھارہ، بدہضمی، تبخیر معدہ، ضعفِ دماغ، کمزوری نظر وغیرہ:

سونف ۹۰ گرام، دانہ چھوٹی الائچی ۲۰ گرام، چینی حسب ضرورت و پسند گرائنڈر میں پیس کر رکھیں۔ آدھا چمچ صبح و شام استعمال کریں۔ مذکورہ عوارض میں مفید ہے۔ سردی کے نزلہ زکام کھانسی میں مذکورہ بالا نسخہ بقدر دو چمچ پانی میں جوش دے کر استعمال کریں۔ ضعفِ دماغ و کمزوریٔ نظر میں خوردنی علاج کے ساتھ ساتھ سفوف سونف کو کپڑے میں چھان لیں اور سلائی کی مدد سے سوتے وقت آنکھوں میں سرمہ کی مانند لگائیں۔ مفید و بے ضرر ہے۔

(۴) پرانا بخار: اگر بخار پرانا ہو جائے اور دیگر علاجوں سے نہ اُترے تو سونف ۱۰ گرام کو نصف لٹر پانی میں پکائیں جب قریباً ۱۰ ملی لٹر رہ جائے تو ایک گرام نمک ملا کر صبح، دوپہر، شام پلائیں۔ سردی کے موسم میں یا سرد مزاجوں کو گرم گرم پلائیں اور گرمی کے موسم میں اور گرم مزاجوں کو سرد کر کے پلائیں۔ کچھ عرصہ پلانے سے پرانے بخار اتر جاتے ہیں۔

(۵) درد گردہ، بندشِ پیشاب و پتھری: درد گردہ بندشِ پیشاب و پتھری کی صورت میں ۱۰ گرام سفوف سونف کو نصف لٹر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے ایک گرام جوکھار یا ایک گرام قلمی شورہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ اسی نسخہ سے ایام ماہواری بھی کھل کر آتے ہیں مگر جوکھار یا قلمی شورہ کی چنداں ضرورت نہیں۔

(۶) مولدِ شیر: ۱۰ گرام سفوف سونف کو آدھا لٹر پانی میں جوش دیں۔ ۱۰۰ ملی لٹر رہ جائے تو صاف کر کے آدھے لٹر دودھ میں ملا کر دوبارہ جوش دے کر چینی ملا کر ۲۰ روز تک پلائیں۔ ماں کی چھاتیوں میں بہت دودھ پیدا ہوگا۔

(۷) پیچش: ۱۰ گرام سفوف سونف دہی کی لسّی کے ساتھ حسب مزاج و موسم صبح شام کھلائیں۔

(۸) احتلام و جریان: سفوف سونف ۶ گرام صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کچھ عرصہ متواتر استعمال کریں فائدہ ہوگا۔ تقویت حاصل کرنا مقصود ہو تو ۱۰ گرام سونف آدھے لٹر دودھ میں ابال کر چینی ملا کر ۴۰ روز تک استعمال کریں۔

(۹) بواسیر خونی و بادی: سونف پودینہ خشک اجوائین دیسی ہم وزن پیس کر ایک چمچ صبح شام پانی کے ساتھ ایک ماہ تک مسلسل استعمال کریں۔

(۱۰) جوڑوں کا درد و دیگر ریاحی امراض: دو حصہ سونف ایک حصہ سونٹھ پیس کر ملا لیں۔ ایک چمچ صبح و شام پانی کے ساتھ کچھ عرصہ تک استعمال کریں سادہ مگر بہت مفید نسخہ ہے۔

(۱۱) ذیابیطس شکری: آملہ خشک سونف ہموزن پیس لیں ۶ گرام صبح و شام عرصہ تک استعمال کریں۔ یہی نسخہ عورتوں کے مرض لیکوریا میں بھی مفید ہے۔

(۱۲) یرقان و دیگر امراض جگر: ۱۰ گرام سفوف سونف کو آدھے لٹر پانی میں ابال کر صاف کر کے چینی ملا کر گرم مزاجوں کو سرد کر کے اور سرد مزاجوں کو گرم کر کے عرصہ تک پلائیں۔

(۱۳) چھپاکی یا الرجی: سونف ۶ گرام، پودینہ خشک ۶ گرام پیس کر ۲۵۰ ملی لٹر پانی میں ابالیں اور صاف کر کے چینی ملا کر پلائیں۔ بہت مفید نسخہ ہے۔

(۱۴) امراض اطفال: بچوں کی عمومی امراض مثلاً بدہضمی، اپھارہ، پیٹ درد، قے، متلی، پیچش و دست، ہچکی، نزلہ، زکام، کھانسی میں نسخہ نمبر ۳ حسب عمر مقدار خوراک کم کر کے استعمال کرائیں۔

❀❀❀❀❀

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا کیے از ارکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہر احمدی کو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمہ انک انت الوھاب کی دعا کثرت سے پڑھتے رہنا چاہئے۔

یاد رکھو کہ بیعت کی غرض اور اس کا مقصد نیکیوں پر قائم رہنا اور اللہ کے عبادت گذار بندے بننا ہے کسی بھی قسم کا فساد اور دوسرے کو نقصان پہنچانے کا خیال تمہارے دماغ میں بھی نہ آئے نمازوں کی پابندی ہو اور عبادت کے اعلیٰ معیار قائم ہوں تب ہی تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو سکتے ہو

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 دسمبر 2004ء بمقام بیت السلام فرانس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ فرانس سے جلسہ سالانہ قادیان کو براہ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے خطاب فرمایا حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک پاک جماعت کے قیام کیلئے مبعوث فرمایا تھا ایسی جماعت جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والی ہو حضور علیہ السلام مسلمانوں کیلئے بھی مسیح و مہدی بنکر آئے تھے اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا۔ تاکہ تمام دنیا کے نیک فطرت لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی ایسی پاک تعلیم ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف اپنی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی مکمل تعلیم دی ہے تو دوسری طرف بندوں کے حقوق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بھی مکمل تعلیم عطا فرمائی ہے۔ گویا اب اس تعلیم کے بغیر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آئے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اب اس تعلیم کی تکمیل اشاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے ذریعہ (یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ) ہونی ہے اور آپ کی جماعت میں شامل لوگوں نے (یعنی احمدیوں نے) حقیقی عباد الرحمٰن بننا ہے جسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو متعدد رنگوں میں تلقین فرماتے ہوئے بتایا ہے کہ کس طرح جماعت کے افراد نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معیار کو بلند کرنا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری جماعت اس وصیت کو غور سے سنے کہ مجھ سے تعلق ارادت و مریدی رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ روحانیت کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں اخلاق کو قائم کریں اور کسی قسم کی شرارت، ظلم فتنہ و فساد اور بغاوت کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ ہر قسم کی بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور بے شر بندے ہو جاویں یعنی آپ نے اپنی بیعت میں شامل لوگوں کو فرمایا ہے کہ نری بیعت کر لینا کافی نہیں ہے، اگر تمہیں حقیقت میں مجھ سے تعلق ہے تو یاد رکھو کہ بیعت کی غرض اور اس کا مقصد نیکیوں پر قائم رہنا اور اللہ کے عبادت گذار بندے بننا ہے کسی بھی قسم کا فساد اور دوسرے کو نقصان پہنچانے کا خیال تمہارے دماغ میں بھی نہ آئے نمازوں کی پابندی ہو اور عبادت کے اعلیٰ معیار قائم ہوں تب ہی تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو سکتے ہو تمہارے منہ سے جھوٹی بات نہ نکلے جھوٹ ایسی بیماری ہے جو تم کو دوسرے گناہوں میں مبتلا کر دے گی بلکہ جھوٹ بولنے والے اور شرک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ رکھا ہے پس جھوٹ بہت بڑی بیماری ہے جس سے ہر احمدی کو پاک ہونا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ اپنی زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف یا نقصان نہیں پہنچانا ہر وقت تمہارے منہ سے خیر کا کلمہ نکلنا چاہئے کیونکہ تمہارا کسی ایک شخص کو بھی تکلیف پہنچانا پوری انسانیت کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے پس کسی کی برائی نہ کرو تمہاری زندگی پاک و صاف ہو کہ ہر کوئی کہہ اٹھے کہ واقعی یہ خدا کے مسیح کی پاک جماعت ہے۔

اور پھر یہ نہیں کہ کسی کو تکلیف نہیں دینی کسی پر ظلم نہیں کرنا کسی فتنہ والی جگہ پر اٹھنا بیٹھنا نہیں بلکہ اعلیٰ معیار تب قائم ہوں گے جب کبھی دوسروں سے تمہیں تکلیف پہنچے تو ان سے بھی برائی کرنے کا خیال تم کو نہ آئے۔

تب ہی تم خدا کے وہ عاجز بندے کہلا سکو گے جو خدا کی خاطر نیکیاں کرتے اور خدا کے صابر بندے بنتے ہیں اور ایسے خدا کے بندے بن جاتے ہیں کہ اگر کبھی بدلہ کا خیال بھی آئے تو قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے قادیان کے جلسہ میں باہر سے آنے والے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ پرانے احمدی دوسرے ملکوں سے جو قادیان گئے ہیں وہ ان نئے احمدیوں کو ملیں جو قادیان کے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی فرمایا ہے کہ جلسہ میں پرانے اور نئے احمدیوں کی ملاقاتیں ہوں اور دوریاں اور اجنبیتیں ختم ہوں تب ہی تم خدا کے وہ عاجز بندے کہلا سکو گے جو خدا کی خاطر نیکیاں کرتے اور خدا کے صابر بندے بنتے ہیں اور ایسے خدا کے بندے بن جاتے ہیں کہ اگر کبھی بدلہ کا خیال بھی آئے تو قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے۔

پس جلسہ کے دنوں میں خاص طور پر سلام کو رواج دیں اپنے غریب بھائیوں سے محبت اور پیار سے ملیں۔

حضور انور نے نومبائعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے خدا کی طرف سے آنے والے امام کو مانا ہے کسی عہدیدار کی خاطر وہ جماعت میں شامل نہیں ہوئے جب خدا کی خاطر انہوں نے مانا ہے تو پھر کسی کے ذاتی رویہ پر جسے آپ اچھا نہ سمجھتے ہوں دلبرداشتہ نہیں ہونا اللہ تعالیٰ سب کے ایمانوں کو مضبوطی عطا کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب کی دعا کثرت سے پڑھتے رہنا چاہئے فرمایا کہ یہ تین دن عبادات دعاؤں اور نیک کاموں میں گذاریں جلسہ کی پوری کارروائی کو غور سے سنیں اور اس دوران زیر لب دعائیں اور درود پڑھتے رہیں یہ ذکر الٰہی ہی ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں مظلوم احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگرچہ آج احمدیوں پر پاکستان میں طرح طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں لیکن ایک وقت آئے گا کہ انشاء اللہ احمدی بھی آسانی سے حج کیلئے مکہ معظمہ کا سفر کریں گے۔ فرمایا جب پاکستان میں احمدیوں کا جلسہ سالانہ بند کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے لندن میں جلسے کا انتظام کر دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ اس روحانی جلسے کی آواز کو پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے ہر جگہ احمدی ان جلسوں میں شامل ہو کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں حضور نے فرانس کے جلسے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آج یورپ میں کرسمس کی چھٹیوں میں لوگ شراب پینے اور لہو و لعب کے کاموں میں مشغول ہیں اور ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت قرب الٰہی کے حصول کی خاطر ان چھٹیوں میں جلسہ سالانہ میں شامل ہے اسی طرح اس وقت مسیح الزمان کی بستی میں جلسے کی وجہ سے ایسا ہی ماحول بنا ہوا ہے مختلف ممالک سے لوگ قادیان آئے ہوئے ہیں اور قادیان کے روحانی جلسہ میں اکٹھے ہوئے ہیں اور ایک سہ روزہ روحانی ٹریننگ کیمپ میں شامل ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ میں ایسے معارف و حقائق سنانے کا شغل ہوگا جو ایمان اور یقین کو بڑھائیں گے اور فوت شدگان کیلئے اس جلسہ میں دعائے مغفرت ہوگی۔ آپسی اجنبیت و نفاق اور دوریاں ختم ہوں گی پس اللہ کی خاطر اللہ کی طرف سے دی گئی باتوں کے سننے کیلئے جلسہ میں آنا چاہئے جس سے ایمان بڑھے اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حضور انور نے فرانس کے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ فرانس میں مختلف قومیتوں سے جو لوگ جماعت میں شامل ہوئے ہیں انہیں اپنے سینوں سے چمٹائیں فرمایا آج بے شک یہاں پر غیر فرانسیسی احمدی زیادہ ہیں لیکن وہ وقت نزدیک ہے کہ جلد ہی مختلف قومیتوں کے لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوں گے۔

اسی طرح حضور انور نے قادیان کے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان کے جلسہ میں ایسے لوگ بھی آئے ہوں گے جو اگرچہ مالی اعتبار سے غریب ہوں گے لیکن ایمان اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہوں گے ان غریبوں کو بھی اپنے سینوں سے لگائیں وہ لوگ دور دور سے سفر کر کے آئے ہیں ان کو محبت اور پیار سے ملیں یہ نہ ہو کہ غریب اپنی ٹولیوں میں پھر رہے ہوں اور امیر اپنی ٹولیوں میں ایسے ماحول میں سلام کو خاص طور پر رواج دینا چاہئے۔

فرمایا ہندوستان کے بعض علاقوں سے جو قافلے

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

ہر احمدی گھریلو سطح پر ملکی سطح پر اور بین الاقوامی سطح پر جہاں جہاں پر بھی وہ فتنہ و فساد ختم کرنے کا کردار ادا کر سکتا ہے اُسے ادا کرنا چاہئے

سمندری زلزلہ کے مصیبت زدگان کی امداد کیلئے احباب جماعت عالمگیر کو تحریک

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 دسمبر 2004 بمقام بیت السلام فرانس

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز 28 دسمبر کو جماعت احمدیہ فرانس کے جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ عالمگیر کو اسلام کی صلح و صفائی کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس تعلیم کی خوشبو کو گلی گلی شہر شہر پھیلانے کی تلقین فرمائی حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک کو اپنے عمل سے اس خوبصورت تعلیم کے نمونے دکھانے چاہئیں فرمایا دنیا کو بتا دیں کہ اللہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس دراصل اسکی مصداق جماعت احمدیہ ہے دنیا کو بتا دیں کہ اس کے نمونے اگر دیکھنے ہیں تو ہمارے معاشرے کی طرف دیکھو فرمایا ہر وقت ہر احمدی کو زبان ہاتھ اور دعاؤں سے اصلاح معاشرہ کے نمونے دکھانے چاہئیں اگر کوئی بات احمدی کے منہ سے نکلے تو ایسی خوبصورت ہو جس سے فساد کی آگ خود بخود ٹھنڈی ہو جائے آج اگر اللہ پر کامل و مکمل ایمان لانے والا کوئی ہے تو وہ احمدی ہے جس کا اس بات پر مکمل ایمان ہے کہ خدا اپنے اس بندے کی جو مخلوق سے ہمدردی کرنے والا ہے دعائیں سنتا ہے ہر احمدی گھریلو سطح پر ملکی سطح پر اور بین الاقوامی سطح پر جہاں جہاں پر بھی وہ فتنہ و فساد ختم کرنے کا کردار ادا کر سکتا ہے اُسے ادا کرنا چاہئے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے فتنہ و فساد ختم کرنے کی جو خوبصورت تعلیم دی ہے ان ارشادات میں سے آپ کا ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جب ایک دوسرے کو ملیں تو سلام کہیں جب چھینک مارے تو اس کو یرحمک اللہ کی دعا دے بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کو جائے اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات کا جواب دے وفات پا جائے تو اس کی تعزیت کرے اور اس کے لئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

فرمایا اگر ہر معاشرے میں آپس میں ایسا اخوت و برادری کا سلوک ہو رہا ہو تو ایسے معاشرے میں فتنہ و فساد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایسے معاشرے میں بجائے فساد کے محبت و پیار کے چشمے پھوٹ رہے ہوں گے احمدیوں کو چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک حدیث پر دل و جان سے عمل کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اسلئے اللہ کا پیار حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ لوگوں پر رحم کرو اور ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اللہ اس کے تمام امور ٹھیک کر دیتا ہے اور وہ ایسی حالت میں لوٹتا ہے کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ صلح کروانے والے کو شہید کا درجہ ملتا ہے۔ فرمایا اگر صلح کی کوشش کرو گے تو نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے آنحضرت ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہ نے عرض کیا کہ مظلوم کی مدد کرنے کی بات تو ہماری سمجھ میں آتی ہے لیکن اے اللہ کے رسول ظالم کی مدد کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ آج کے بظاہر پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے معاشرے میں بھی یہ تعلیم کسی نے نہیں دی فرمایا آج جہاد کے نام پر قتل و غارت کے بازار گرم کئے جا رہے ہیں۔ نوجوانوں کے ذہن مسموم کئے جا رہے ہیں کہ مر گئے تو تمہیں شہادت کا درجہ ملے گا فرمایا اس روایت میں تو اللہ تعالیٰ نے صلح کروانے والے کو شہید کا درجہ دیا ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ جہاد اور جنگ وہ جائز ہے جو دنیا میں امن اور صلح قائم کرنے کیلئے کی جائے نہ کہ شہری آبادیوں میں گولے پھینک کر یا خودکش حملے کر کے جس سے معصوم بچے اور عورتیں مارے جائیں فرمایا آج کل دونوں طرف سے ایسا ہو رہا ہے کوئی اس کو امن قائم کرنے کیلئے قرار دیتا ہے اور کوئی اس کو جہاد کے نام پر قرار دیتا ہے دوسرے تو ایسا کر ہی رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ مسلمان کہلانے والے بھی قرآن کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے آج اگر یہ نیک کام کسی سے ہوگا تو وہ احمدی مسلمان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مسئلہ جہاد کے متعلق جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے یہ باتیں نفسانی اغراض کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہیں خدا نے ہمیں ہرگز یہ حکم نہیں دیا کہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اسکو جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے غافل پا کر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا بندوق سے اس کا کام تمام کر دیں کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ بے جرم بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے۔ نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے۔ پس صلح اور صفائی کو قائم کرنے اور فساد کو دور کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی روشنی میں جو تعلیم دی ہے وہی صحیح ہے حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک وسیع ہے کسی قوم کو اس سے الگ نہ رکھو میں کہتا ہوں تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور ہو حضور علیہ السلام نے ہمیں یہاں تک تعلیم دی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو بھی تم خاموش رہو سوائے حق بات کہنے کے تمہاری آواز تمہارے مخالف کی آواز سے بلند نہ ہو تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں ہم تو نرمی پھیلانے کیلئے آئے ہیں۔ اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہ ہے کہ کان آنکھ ناک سب میں تقویٰ سرایت کر جائے میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا مادہ ہے اس میں کیا مصیبت آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو سامنے سے چپ ہو رہے میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری روحانی فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات سے الگ ہو جائیں زمین پر صلح پھیلائیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ سمندری زلزلے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ جماعت کی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ اس سلسلہ میں جس حد تک ہو سکا مدد کی جائے گی حضور نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو تحریک فرمائی کہ وہ بھی اپنی حد تک مصیبت زدگان کی مدد کریں آفات و مصائب میں مبتلا لوگوں کیلئے دعائیں کریں حضور انور نے اسیران راہ مولیٰ کیلئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ فرمایا پاکستان میں اس فساد پیدا کرنے والے قانون کے خاتمہ کیلئے بھی دعا کریں جس نے پورے ملک کو مصیبت میں گرفتار کر رکھا ہے شہدا کے بچوں کیلئے دعا کریں جن کے خاوندوں اور باپوں کے قاتل اس فاسد قانون کی وجہ سے دندناتے پھرتے ہیں۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان کے احمدیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام دنیا کے مظلوموں کی حفاظت فرمائے قادیان کے جلسہ سالانہ کی حاضری اس وقت 35 ہزار کے قریب ہے آپ لوگ جو قادیان میں بیٹھے ہیں جلسے میں جو سنا ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تمام دنیا سے فتنہ و فساد دور ہونے خاص طور پر مسلمان ممالک کی مظلومیت کی حالت کو دیکھتے ہوئے ان کے لئے دعا کریں۔ فرمایا عراق کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد عراق کے لوگوں کو اس حالت سے نکالے اور آئندہ بھی تمام مسلم ممالک کو محفوظ رکھے۔

بقیہ صفحہ (7)

آرہے تھے مخالفین نے جلسہ پر جانے سے روکنے کی کوشش میں ہمارے ایک مبلغ و معلم کو اغوا بھی کر لیا فرمایا ہمارے مخالفین بھی عجیب ہیں کہ ایمان کو بھی دنیا کے ترازو میں تولتے ہیں اور اوچھے ہتھکنڈوں سے ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں یاد رکھو تمہاری گیدڑ بھبھکیاں ایمان کی حرارت والوں کو روک نہ سکیں گی یہ گاڑی اب چل چکی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں کی گاڑی ہے جو اب تم سے ٹھہرنے والی نہیں زور لگا کر دیکھ لو اب جو بھی اسکے راستے میں آئے گا اس کو یہ روندتی چلی جائے گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور اس کا وعدہ ہے پس اے ایمان کی حرارت والو ان مخالفتوں کے بعد پہلے سے بڑھ کر اس کے آگے جھکو اپنی عبادتوں کو مزید سجاؤ اور ان دنوں قادیان کے ماحول کو ذکر الٰہی سے بھر دو اور یہی نصیحت میں فرانس والوں کو بھی کرتا ہوں احمدیت کے جلد تر غلبہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے قادیان والے یہاں والوں کیلئے اور یہاں والے قادیان والوں کیلئے دعائیں کریں۔

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO , INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

اخبار بدر میں اشتہار [illegible] کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جب بچیوں کے رشتے آئیں تو انہیں لٹکانا نہیں چاہئے بلکہ دینداری دیکھ کر رشتے کر دیئے جائیں

معاشرے کا کام ہے کہ بیواؤں کی شادیاں کرائے اس طرح معاشرہ بہت سی بیماریوں سے پاک ہو جائے گا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 دسمبر 2004ء

تشہد وتعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله والله واسع علیم (النور:۳۳)

پھر فرمایا:۔

آج کل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آتے ہیں رشتوں کے مسائل ہیں کم مالی وسعت رکھنے والوں کے رشتوں کے مسائل بیواؤں کے مسائل ہیں ایسی بیوائیں ہیں جو شادی کی عمر کے قابل ہوتی ہیں یا بعض اپنی تحفظ کی خاطر شادیاں کرنا چاہتی ہیں لیکن رشتہ دار یا معاشرہ روک ڈال دیتا ہے ہمارے مشرقی ممالک میں عورت کے بیوہ ہو جانے کے بعد اس کی بہت سی کرنے کو برا سمجھا جاتا ہے بعض دفعہ رشتے طے بھی ہو جاتے ہیں کہ رشتہ دار اور بعض دیگر لوگ بے چاری بیوہ کو اتنا عاجز کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے بے زار ہو جاتی ہے۔ فرمایا یہاں یورپ میں رہ کر لوگ بہت سی غیر مذہبی اور غیر اخلاقی آزادی میں تو مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی بیوہ اللہ کے حکم کے مطابق شادی کرنا چاہے تو ایسے میں اُن کو غیرت آ جاتی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے مذکورہ آیت کریمہ کا ترجمہ پیش فرمایا:۔

''اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادی کراؤ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دیگا اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے

فرمایا یہ ہے اللہ کا حکم جس پر ہر ایک کو عمل کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ معاشرے میں اگر نیکی قائم کرنا چاہتے ہو اور نیکیوں کو فروغ دینا چاہتے ہو تو معاشرے میں جو شادی کے قابل بیوائیں ہیں ان کی شادی کرواؤ بلکہ لونڈیوں اور غلاموں کی بھی شادی کروانے کا حکم ہے تاکہ یہ غریب لوگ بھی مایوسی کا شکار نہ ہوں فرمایا اس زمانے میں غلام تو نہیں لیکن بہت سے ممالک میں غربت ہے اور غربت کی وجہ سے شادیاں نہیں ہوتیں۔ فرمایا غربت ہے تو یہ نہ سمجھو کہ شادیاں نہیں کرانی بلکہ کمائی کا ذریعہ اگر نہیں ہے۔ تو نہ صرف یہ کہ ایسے لوگوں کی شادیاں کرواؤ بلکہ کاروبار کرنے میں بھی ان کی مدد کرو شادی کے بعد ویسے بھی احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ بیوی بچوں کو سنبھالنا ہے اس لئے خود ہی توجہ پیدا ہو جاتی ہے بیوی بھی خاوند پر کام کیلئے دباؤ ڈالتی ہے اس سے حالات بہتر ہو جاتے ہیں اللہ کا حکم ہے وہ بہتر سمجھتا ہے اور علم رکھتا ہے کہ کس کے کیا حالات ہیں معاشرے کا کام ہے کہ بیواؤں کی شادیاں کرائے اس طرح معاشرہ بہت سی بیماریوں سے پاک ہو جائے گا پس پاک معاشرے کیلئے بھی اور ان کے ذاتی مسائل کے حل کیلئے بھی بیواؤں کی اور دیگر افراد کی شادیاں کروانے کی پوری کوشش کرنی چاہئے فرمایا جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے غرباء کی شادیاں کرانے میں حتی المقدور تعاون دیتی ہے۔ فرمایا ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کے احکامات کے مقابلے میں ہماری جھوٹی روایات جو دوسرے مذاہب اور غیر مسلموں کے بگڑے ہوئے مذہب کا حصہ بن کر ہمارے اندر داخل ہو رہی ہیں اس سے بچنا چاہئے۔

اللہ فرماتا ہے بیوہ عدت پوری کر کے اگر اپنی مرضی سے شادی کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں اللہ اجازت دیتا ہے خاندان میں کسی کو رکاوٹ ڈالنے کا کوئی حق نہیں ہے بیوہ کو خود اختیار ہے اگر تم نیک نیتی سے روک ڈال رہے ہو تو زیادہ سے زیادہ مشورہ دے کر پیچھے ہٹ جاؤ لیکن بیوہ کو اپنا فیصلہ لینے دو اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً یتربّصنَ بانفسهن اربعة اشهر وعشر افاذا بلغن اجلهن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف والله بما تعملون خبیر ہ (بقرہ :235)

ترجمہ: اور تم میں سے جو لوگ وفات دے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار مہینے دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں پس جب وہ اپنی مقررہ عدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس کے بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پڑھ کر سنائے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیوہ کے نکاح کا حکم اس قدر تاکیدی ہے کہ باکرہ کے نکاح کا حکم بھی نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو بیوہ نکاح نہ کرنا چاہے زبردستی اس کا نکاح کراؤ بعض بیوائیں معمر ہونے کی وجہ سے یا کثرت اولاد اور اولاد کی ذمہ داریوں کی وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتیں ان پر زبردستی نہیں کرنی چاہئے ہاں اس بدرسم کا خاتمہ کر دینا چاہئے کہ بیوہ کے نکاح کی اجازت نہیں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پیش فرمائی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین باتوں میں دیر نہیں کرنی چاہئے جب نماز کا وقت ہو جائے فوراً نماز ادا کرنی چاہئے جنازہ حاضر ہو یا بیوہ کا نکاح کرنا ہو تو اس میں بھی دیر نہیں کرنی چاہئے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ بیوہ اپنی شادی کے معاملہ میں فیصلہ کرنے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے لیکن یہ دیکھا جائے کہ لڑکی جہاں رشتہ کی خواہش کرتی ہے وہ لڑکا بہر حال احمدی ہو اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر باہر شادیاں کریں گے تو معاشرے میں فساد پیدا ہو جائے گا اسلئے دین کا کفو دیکھنا بھی بہت ضروری ہے اور نظام کی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ جماعت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ ایسے معاملات بھی بڑھ رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی ارشاد ہے کہ نکاح کے معاملہ میں دین کو ترجیح دینی چاہئے حضور انور نے فرمایا کہ جب بچیوں کے رشتے آئیں تو ان کو لٹکانا نہیں چاہئے بلکہ دینداری دیکھ کر رشتے کر دینے چاہئیں فرمایا ذیلی تنظیموں لجنہ۔ خدام اور انصار کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ والدین اور بچوں کو تحریک کریں کہ بچیوں کو بٹھا کر نہ رکھیں بلکہ جلد ان کے رشتے کر دیا کریں فرمایا چونکہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں بڑی ترقی ہو رہی ہے اور بفضلہ تعالیٰ جماعت کروڑوں تک پہنچ چکی ہے اس لئے غیروں میں رشتے کرنے کی ضرورت ہی نہیں اپنوں میں ہی دیندار رشتے تلاش کرنے چاہئیں۔

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے رشتہ ناطہ کے تعلق سے کئی مفید مشورے دیئے اور پھر آخر پر دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے رشتوں کی پریشانیاں دُور کرے آمین۔

☆☆☆

سونامی لہروں کے قہر زدگان کی امداد کیلئے

ریلیف فنڈ

26 دسمبر 04 کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک سماترا، تھائی لینڈ۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا، سری لنکا، مالدیپ اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطہ میں آئے ہولناک سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکلخت پونے دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا، جبکہ ہزاروں لوگ اب تک لاپتہ ہیں اور اربوں روپے کی جائیدادیں اور فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ خود ہندوستان کے جنوب مشرق میں واقع صوبہ تاملناڈو اور جزائر انڈیمان نکوبار میں ہی دس ہزار سے بھی زائد افراد لقمۂ اجل بنے ہیں۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں کروڑہا روپے کی املاک تباہ ہو گئی ہیں اور کئی خطے وقفہ وقفہ سے آنے والے زلزلوں سے ابھی بھی لرز رہے ہیں۔ ان علاقوں میں آئی بھاری تباہی کے مدنظر جہاں متعدد سرکاری وغیر سرکاری تنظیمیں ہنگامی سطح پر ریلیف کے کاموں میں جتی ہوئی ہیں وہاں انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کیلئے ازراہ شفقت مرکزی فنڈ سے بھی مبلغ دس لاکھ روپے کی خطیر رقم مرحمت فرمائی ہے۔ اس غرض سے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ''سونامی ریلیف فنڈ'' کے نام سے باضابطہ طور پر ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ لہٰذا جملہ امراء وصدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مخلصین جماعت سے اس مد میں زیادہ سے زیادہ عطیات وصول کر کے امانت مذکور میں جمع کرائیں تا جماعت احمدیہ بھارت پیارے آقا کی عائد فرمودہ ذمہ داری سے بطریق احسن سبکدوش ہو سکے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جلسہ سالانہ کے کامیاب انتظامی اُمور

☆ معائنہ کارکنان ☆ استقبال کا وسیع انتظام ☆ 4 وسیع وعریض لنگر خانوں کی دن رات خدمت ☆ روشنی اور صفائی کے انتظامات ☆ ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک مفت ادویہ کی تقسیم ☆ نماز تہجد اور نماز فجر کیلئے جگانے کا انتظام اور مختلف جگہوں پر خوبصورت تربیتی بینرز

جلسہ سالانہ قادیان کے مختلف انتظامی اُمور کی ایک مختصر رپورٹ ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔

معائنہ کارکنان

جلسہ سے قبل امسال مورخہ 21 دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے احمدیہ گراؤنڈ میں جلسہ سالانہ کے کارکنان کا معائنہ فرمایا آپ نے اس موقع پر اپنے خطاب میں تمام کارکنان جلسہ کو قیمتی نصائح سے نوازا اور انہیں بے لوث جذبہ کے تحت مہمانوں کی خدمت کرنے کی تلقین فرمائی۔ خطاب کے بعد آپ نے تمام ناظمین سے مصافحہ فرمایا اس موقع پر مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ مکرم محمد شعیب صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ افسر خدمت خلق اور ان کے نائبین ومعاونین اور دیگر رضا کاران موجود تھے۔ رضا کاران اپنے بینر لگائے قطاروں میں نہایت وقار کے ساتھ کھڑے تھے اس معائنہ کے بعد رسمی طور پر جلسہ کے کارکنان اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر ہو گئے۔

استقبال

الحمد للہ کہ اس جلسہ میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ پاکستان سے بھی تین ہزار احباب شریک ہوئے اس طرح کل 28 ممالک کے 35 ہزار افراد نے شرکت فرمائی یہ بات قابل ذکر ہے کہ امسال برطانیہ سے واقفین نو بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ علاوہ اس کے نومبائعین بھی ایک بھاری تعداد میں شریک جلسہ ہو بنگال اور حیدرآباد سے دو ریزروڈ ٹرینیں بھی قادیان کے جلسہ پر پہنچیں جبکہ ہزاروں افراد بسوں۔ چھوٹی گاڑیوں اور ٹرینوں کے ذریعہ قادیان پہنچے۔ جلسہ کے ایام میں مورخہ 24.12.04 سے دو جنوری تک محکمہ ریلوے نے قادیان سے امرتسر اور امرتسر سے قادیان سپیشل ٹرینیں چلائی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے شعبہ استقبال کی جانب سے ایئر پورٹوں۔ ریلوے سٹیشنوں۔ بس اڈوں اورواہگہ بارڈر اور اٹاری ریلوے سٹیشن پر عمدہ انتظامات کیئے گئے تھے۔ الحمد للہ کہ 26 تاریخ کی صبح تک اکثر مہمان قادیان پہنچ گئے تھے جس سے قادیان کی گلیاں مسجدیں مکانات عارضی قیام گاہیں سب بھر چکی تھیں۔ اور قادیان کی فضا ہر طرف سے نعرہائے تکبیر اور ذکر الٰہی سے بھر چکی تھی۔ اگرچہ 26 کے بعد 28 تک مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

قیام گاہ مہمانان

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مہمان خانہ حضرت مسیح موعودؑ۔ دار المسیح۔ مکان حضرت اُم طاہرؓ۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ تعلیم الاسلام سکول۔ نصرت گرلز سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ جامعۃ المبشرین۔ ایوان خدمت ایوان انصار۔ گیسٹ ہاؤسز۔ چار منزلہ فلیٹ گیسٹ ہاؤس ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب۔ جدید ہال جلسہ سالانہ۔ جدید ہسپتال۔ احباب جماعت کے مکانات۔ غیر مسلم بھائیوں کے مکانات سکول میرج ہال وغیرہ سب مہمانوں سے بھر چکے تھے۔ علاوہ اس کے سینکڑوں عارضی خیمہ جات لگا کر مہمانوں کو ان میں ٹھہرایا گیا تھا۔ ہر قیام گاہ میں قیام کے ساتھ ساتھ طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ لحاف بھی مہیا کئے گئے تھے معقول طور پر پانی بجلی جنریٹر۔ میز کرسیاں شامیانے سب لگائے گئے تھے۔ اور ہر قیام گاہ میں مہمان نواز رضا کاروں کی ایک معقول تعداد تھی جو ان مہمانوں کے قیام وطعام اور دیگر سہولتوں کا 24 گھنٹے خیال رکھتے تھے

لنگر خانے

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی چار لنگر خانے دن رات مہمانوں کی خدمت پر مصروف رہے لنگر کا عملہ جو رات گیارہ بجے اپنے کاموں سے فارغ ہوتا تھا صبح دو بجے پھر ناشتے کی تیاری کیلئے حاضر ہوتا تھا اس اعتبار سے ان کو سونے کیلئے اور آرام کرنے کیلئے بہت کم وقت مل پاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ لنگر خانوں کے تمام عملہ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے بے لوث رنگ میں دن رات مہمانوں کی خدمت سرانجام دی۔ اس کام میں روزانہ گوشت کاٹنے والے صفائی کرنے والے آٹا اور دال صاف کرنے والے تمام رضا کار بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جن کی خدمات سامنے نظر نہیں آتیں اور جو دن رات خدمت میں مصروف رہتے ہیں

روشنی وصفائی

جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ قبل ہی روشنی اور صفائی کا کام قریباً مکمل ہو چکا تھا۔ محلہ احمدیہ میں چاروں طرف ٹیوبوں کا جال پھیلا دیا گیا تھا۔ قومی عمارات پر ہیلوجن لائٹوں سے اور مساجد و دیگر عمارات کو روشنی کے قمقموں سے مزین کیا گیا تھا۔ جدید ہسپتال سے ننگل تک گویا روشنی کا جال پھیلا ہوا تھا۔ اس طرح جلسہ سے قبل محلہ احمدیہ کی سڑکوں۔ گلیوں مکانات اور دکان کی صفائی مکمل ہو چکی تھی اس صفائی کے بعد روزانہ ہی پانی کا چھڑکاؤ بھی کیا جاتا رہا۔

نظامت تربیت: جلسہ سے قبل نظامت تربیت کی جانب سے تمام محلہ احمدیہ میں بینر لگائے گئے تھے جس میں پاک اور مقدس ارشادات اور ہدایات تحریر تھیں۔ اس طرح اس شعبہ کی طرف سے روزانہ احباب کو نماز تہجد اور نماز فجر کیلئے بھی جگایا گیا اس نظامت نے جلسہ کی ہدایات اور ضروری معلومات پر مشتمل ایک کتابچہ بھی شائع کیا تھا۔ جو اردو ہندی اور انگریزی زبانوں میں تھا۔

علاوہ ان کے درج ذیل شعبہ جات بھی دوران جلسہ سرگرم رہے نظامت سپلائی جن کے ذمہ جلسہ کی تمام اشیاء مختلف شعبوں تک پہنچانے کا کام تھا۔ نظامت ریزرویشن میں جلسہ کے مہمانوں کی ریزرویشن کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ نظامت بازار جو عارضی دکانوں کیلئے جگہوں کی فراہمی کے علاوہ بازار کی قیمتوں پر نظر رکھتے ہیں۔ اور ان کو کنٹرول میں رکھنے کی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ نظامت پارکنگ و ٹریفک اس نظامت کے ذریعہ آنے والی سینکڑوں گاڑیوں بسوں۔ موٹر سائیکلوں کو پارک کرنے اور ٹریفک کو کنٹرول کرنے کا کام سرانجام دیا جاتا ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ محکمہ پولیس اگرچہ جلسہ کے دوران موجود ہوتا ہے اور سینکڑوں پولیس والے مختلف جگہوں پر متعین ہوتے ہیں لیکن وہ اپنی جگہ خاموش رہتے ہیں جبکہ تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے جلسہ کے رضا کار سرانجام دیتے ہیں۔ جلسہ سے قبل نظامت تعمیرات کے ذریعہ عارضی عمارتوں کے بنانے اور مستقل عمارتوں کی مرمت کرنے کا کام نظامت کے ذمہ ہوتا ہے۔ اس طرح ایک نظامت کا نام نظامت بستر ہے جس کے ذریعہ مہمانوں کو بستر فراہم کیا جاتا ہے۔ علاوہ ان کے نظامت عمومی بھی ایک نظامت ہے جو جلسہ کے تمام انتظامات پر گہری نظر رکھتی ہے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع دینے کے علاوہ ہر خدمت کیلئے فوری تیار رہتی ہے۔

نظامت خدمت خلق

نظامت خدمت خلق جلسہ سالانہ کا مستقل شعبہ ہے جس کے ذمہ جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات محلہ احمدیہ مساجد اور جلسہ گاہ وغیرہ میں پہرہ کی ڈیوٹیاں ہوتی ہیں فوری طور پر کہیں کوئی پریشانی ہو جانے پر یہ شعبہ پہلے سے ہی مستعد اور تیار رہتا ہے چھوٹے سے چھوٹا کام جیسے راستہ بتانا سامان اُٹھانا سے لیکر تمام جگہوں پر دن رات شفٹ وائز پہرہ کا انتظام کرنا اس شعبے کی ذمہ داری ہے سینکڑوں رضا کار دن رات یہ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان اور حضرت امیر المومنین کی دعائیں ہیں جس کے نتیجہ میں ہم ہر طرح کے ناخوشگوار واقعہ سے محفوظ رہتے ہیں لیکن اس میں ان کی چوکسی اور تیز نگاہی کا بھی دخل ہوتا ہے۔

مہمانان کی رجسٹریشن کرنا انہیں رجسٹریشن کارڈ مہیا کرنا ٹریفک پر کنٹرول کرنا یہ سب اس شعبہ ہذا کا کام ہے الحمد للہ کہ باوجود پولیس کی موجودگی کے شعبہ ہذا مکمل طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر پہرے کی تمام ڈیوٹیوں کو سرانجام دیتا ہے اس شعبہ کی کامیابی میں دراصل بھاری تعداد میں تربیت یافتہ احمدیوں کا بھی بھاری عمل دخل ہے جو پہلے سے ہی ذہنی وقلبی طور پر اس شعبہ کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار و مستعد رہتے ہیں۔

جلسہ سے قبل تعمیری پروگرام

الحمد للہ کہ امسال جلسہ سے قبل مختلف تعمیری پروگرام بھی ہوئے۔ مسجد مبارک کی سیڑھیوں پر اس طرح دار المسیح کے بعض حصوں کی تزئین کا کام جاری رہا جو جلسہ سے قبل مکمل ہو گیا اسی طرح ہال جلسہ سالانہ لنگر خانہ بھی نیا تعمیر ہوا۔ جلسہ سے قبل صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات پر سفیدی کروائی گئی اور خوبصورت پودوں والے گملے مختلف جگہوں پر رکھے گئے اس طرح تمام مرمت کے قابل عمارتوں کی مرمت مکمل کی گئی۔

طبی خدمات

الحمد للہ کہ امسال بھی حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقع پر قیام گاہوں کے علاوہ مرکزی ہسپتال میں ہومیو پیتھک وایلو پیتھک طبی کیمپ لگائے گئے تھے جن سے ہزاروں مہمانوں نے بلا امتیاز مذہب وملت فائدہ اُٹھایا۔ اللہ تعالیٰ سب رضا کاران کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حج - نماز عید - قربانی

از۔ محمد انعام غوری
ناظر
اصلاح وارشاد قادیان

'عیـــد'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے ہیں۔ ایسی اجتماعی خوشی کا دن جو بار بار لَوٹ کر آتا ہے۔ اسلام میں تین عیدیں مقرر ہیں جن کا قرآن کریم اور سُنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے۔ ایک جمعہ کی عید جو ہر ہفتہ منائی جاتی ہے۔ دوسری عید الفطر جو ہر سال رمضان کے روزوں کے اختتام پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے اور تیسری عید الاضحیٰ جو حج کے اختتام پر منائی جاتی ہے۔

اس وقت حج کی عبادت اور عید الاضحیٰ اور قربانیوں کی بابت کچھ روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اسلامی مہینوں میں سے آخری مہینہ ذوالحجہ ہے اس کے بعد محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ ذوالحجہ کا مہینہ مسلمانوں کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس بابرکت مہینے کے اوائل میں مسلمان حج کے مبارک فریضہ کی ادائیگی کی توفیق پاتے ہیں اور غیر حاجی اپنے اپنے مقامات پر نماز عید ادا کرتے اور قربانیاں دیتے ہیں۔

جہاں تک حج کی عبادات کا تعلق ہے یہ مکہ معظمہ میں پہنچ کر ادا کرنا ہوتا ہے۔ مختصر تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن اور منشاء کے مطابق اپنی بیوی حضرت ہاجرہؓ اور اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو مکہ کی بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ آئے تھے۔ رفتہ رفتہ وہاں آبادی ہوئی پھر جب حضرت اسمٰعیلؑ جوان ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ نے انکو ساتھ لیکر خانہ کعبہ بیت اللہ شریف کی از سرِ نو تعمیر کی۔ یہی بیت اللہ شریف مسلمان کا قبلہ ہے۔ پھر انہی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ آپؐ ہی کے ذریعے ابراہیمی قربانی کی یاد کو زندہ رکھنے کیلئے نئے سرے سے حج کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ پانچ ارکانِ اسلام میں جو پانچواں رُکن حج کی عبادت کا ہے، یہ ہجرت مدینہ کے دوسرے سال سے فرض ہوا۔ طوافِ کعبہ۔ صفا ومروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی۔ رمی الجمار (شیطانوں پر کنکریاں مارنا) قیام مزدلفہ اور وقوف عرفہ وغیرہ حج کی عبادت کے ارکان ہیں جن کو ایک حاجی بجا لاتا اور آخر پر منٰی میں قربانی پیش کرتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائی اشارہ کے مطابق حج فرض ہونے کے بعد حج کی نیت سے 6 ہجری میں مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ جبکہ آپ کو اور آپ کے صحابہ کو کفارِ مکہ نے حدیبیہ کے مقام پر روک دیا تھا اور آپؐ اس مقام پر صلح حدیبیہ کے طے ہونے کے بعد قربانیاں کر کے واپس مدینہ تشریف لائے تھے۔ البتہ اگلے سال 7ھ میں معاہدہ کے مطابق آپ اپنے دو ہزار صحابہ کے ساتھ عمرہ کیلئے مکہ تشریف لے گئے اور عمرہ کر کے تین دن مکہ میں قیام کے بعد واپس مدینہ تشریف لائے۔

پھر ہجرت کے نویں سال آپ کو حج کرنے کا موقعہ ملا گویا آپ نے صرف ایک مرتبہ حج فرمایا جس کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے اور اسی حج کے تاریخی خطبہ کے دوران انسانیت کی اقدار کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نہایت سادہ لیکن انتہائی مؤثر الفاظ میں آپؐ نے فرمایا تھا:-

''اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے۔ خبردار! کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سُرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر اور نہ کسی سیاہ رنگ والے کو سُرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت ہے مگر نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے۔

نیز فرمایا:- جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے۔ جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے اور جس طرح یہ دن مقدس ہے اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اُس کے مال کو مقدس قرار دیا ہے۔ اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اِس مہینہ اور اِس علاقہ اور اِس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم آج کیلئے نہیں، کل کیلئے نہیں بلکہ اُس دن تک کیلئے ہے کہ تم خدا سے جاملو۔

پھر فرمایا:- یہ باتیں جو مَیں تمہیں آج کہتا ہوں اِن کو دُنیا کے کناروں تک پہنچادو کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ مجھ سے آج سُن رہے ہیں اُن کی نسبت وہ لوگ اِن پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سُن رہے''۔

☆-حج کی عبادت اپنے اندر ایک گہرا فلسفہ اور حکمت رکھتی ہے۔ حضرت جنیدؒ بغدادی بہت بڑے صوفی بزرگ گزرے ہیں ان کی ایک دفعہ ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو حج کا مقدس فریضہ ادا کر کے آرہا تھا۔ حضرت جنید نے اس سے چند سوالات پوچھے جو یہ ہیں۔

۱-جب تو نے احرام باندھا تو کیا یہ نیت بھی کی تھی کہ آئندہ سے اپنی نفسانی خواہشات اور جوش طبع کا لباس بھی اُتار پھینکوں گا۔ اس شخص نے کہا یہ تو میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا تو آپ نے فرمایا تو نے کوئی احرام نہیں باندھا۔

۲-جب تو نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اس کے گرد چکر لگائے تو کیا تُو نے یہ نیت کی تھی کہ آئندہ میں تیری توحید ومحبت کے گرد ہی گھومتا رہوں گا۔ اس نے کہا میری تو عقل نے ایسا نہیں سوچا تو آپ نے فرمایا تو نے بیت اللہ کا طواف ہی نہیں کیا۔

۳-تو نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو کیا یہ سوچا تھا کہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں ایک خدا کی بندی نے پانی کی تلاش میں چکر لگائے تھے اور اس کے پیارے بچے کیلئے پانی کا چشمہ جاری فرمادیا گیا تھا۔ آج میں بھی بھاگ رہا ہوں اور میرے دل میں بھی اپنی محبت کا چشمہ جاری کردے۔ اس شخص کے پہلے جیسا جواب پاکر حضرت جنیدؒ نے کہا کہ تو نے یہ سعی بھی نہیں کی۔

۴-جب عرفات سے گزرا تو کیا خیال کیا کہ جس طرح آج یہاں کھڑے ہیں اسی طرح ایک روز خدا کے حضور کھڑے ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب چکانا ہے۔ اس شخص نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ حضرت جنید نے فرمایا تیرا میدان عرفات میں جانا اور نہ جانا برابر ہے۔

۵-پھر فرمایا جب تو نے منٰی میں آکر قربانی کی تو یہ نیت کی تھی کہ جس طرح بکرے کی گردن پر چھری پھیر رہا ہوں اسی طرح آئندہ تمام منایا یعنی خواہشات نفسانیہ کے گلے پر چھری پھیرتا رہوں گا۔ اس شخص نے کہا میں نے تو ایسی کوئی نیت نہیں باندھی۔ آپ نے فرمایا تیرا یہ عمل بھی نہ ہوا۔

۶-اور جب تو ''رمی الجمار'' کر رہا تھا تو کیا تو نے دل کے شیطان کو بھی کنکریاں ماریں تاکہ خدا کی محبت دل میں پیدا ہو۔ اس نے کہا ایسا تو میں نے نہیں کیا۔ حضرت جنیدؒ نے کہا تو پھر تو نے رمی الجمار نہیں کیا تو اور تو نے مناسک حج میں سے کچھ بھی پورا نہیں کیا تو اگلے سال دوبارہ جا اور ابراہیمی روح کے ساتھ حج کرتا کہ تو ابراہیمی مقام کو حاصل کر سکے۔

یہ ہے حج کی روح اور فلسفہ۔ مگر آج حج کے متعلق اکثر یہ سننے میں آیا ہے کہ حج کرنے والا اپنا حق سمجھتا ہے کہ اپنے لئے فخر کے طور پر ''حاجی'' کا لقب استعمال کرے۔ ایک ایسا حج جو محض ظاہری رسم ورواج کے طور پر کیا گیا ہو اس ''اعزازی نشان'' کے ذریعہ لوگوں سے احترام کی پونجی حاصل کرنے کیلئے مفید تو ہوسکتا ہے لیکن جہاں تک اسلامی روح کے ساتھ ایک فریضہ کی ادائیگی کا تعلق ہے اِس لقب کی اتنی بھی اہمیت نہیں جتنی ایک کھوٹے سکّے کی ہوتی ہے۔

☆-نماز عید الاضحیٰ کے بارہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ مبارکہ کی پیروی میں یہ نماز صرف غیر حاجی ادا کرتے ہیں ورنہ مکہ معظمہ جاکر حج کی عبادت بجالانے والے نماز عید کا دُگانہ ادا نہیں کرتے بلکہ 9/ذی الحجہ کو وقوف عرفہ کے دوران نماز ظہر وعصر ادا کرنے اور خطبہ سننے کے بعد منٰی میں آکر اگلے دن اپنی قربانیاں پیش کرتے اور احرام کھول دیتے ہیں۔

نماز عید یعنی دو رکعت نماز اور خطبہ کی سُنّت صرف اُن غیر حاجیوں کیلئے ہے جو استطاعت اور توفیق نہ رکھنے کے سبب حج کی عبادت نہیں بجالا سکے۔ وہ کم از کم اپنے اپنے مقامات پر 10/ذی الحجہ کو نماز عید ادا کریں اور جن کو قربانی کی توفیق ہے وہ بعد نماز قربانیاں پیش کریں۔

عید کا دن وہ بابرکت دن ہے جس میں علاقہ کے لوگ جمع ہوکر اپنے دکھ سُکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہمدردی اور محبت کا اظہار کرتے ہیں اور بھائی چارہ کے دائرہ کو وسعت دینے کی کوشش کرتے ہیں ایک دوسرے کو تحفہ تحائف پیش کرتے اور گلے ملتے ہیں۔

اس روز مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہئے:-

۱-عید کے روز صبح سویرے اُٹھنا۔ غسل کرنا۔ حسب توفیق عمدہ لباس پہننا- خوشبو لگانا۔ عید گاہ میں جلد جانا۔ نماز شہر کے باہر ادا کرنا مسنون ہے۔

۲-حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کیلئے ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لایا کرتے۔

۳-نماز عید کیلئے جاتے اور واپس آتے ہوئے اور عید گاہ میں بیٹھے ہوئے یہ تکبیر کہنا چاہئے:

اَللّٰہُ اَکبر. اَللّٰہُ اَکبر . لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد

۴-تمام عورتوں کو عید گاہ میں جانا اور نماز میں پردہ کی رعایت سے شریک ہونا چاہئے۔ البتہ جو حائضہ ہوں وہ نماز میں شامل نہ ہوں خطبہ سننے اور اجتماعی دُعا میں شامل ہوں۔

۵-عید الاضحیٰ کے روز نماز عید سے قبل کچھ نہ کھانا مسنون ہے۔

۶-عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر کی نماز کی نسبت جلد پڑھی جاتی ہے کیونکہ عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی دینی ہوتی ہے۔

۷-عید کی نماز شہر سے باہر ہونی چاہئے۔ البتہ اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو تو مقامی مسجد میں بھی ادا ہوسکتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک عید کے موقعہ پر بارش تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ)

۸-نماز عید کا طریق یہ ہے کہ دو رکعت نماز اِس طرح باجماعت پڑھی جائے کہ جب امام پہلی تکبیر کہے تو اس کے بعد ثناء پڑھے پھر پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہے اور ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر چھوڑ دیئے جائیں۔ ساتویں تکبیر میں ہاتھ باندھ لئے جائیں اس کے بعد امام بلند آواز سے سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اسی طرح دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ اس طرح دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے۔ یہ بھی مسنون ہے کہ عیدین میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھی جائے۔

۹-نماز سے فارغ ہوکر امام خطبہ پڑھے جس میں وعظ ونصیحت کی جائے۔ یہ خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح ہوتا ہے۔ خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دُعا ہوتی ہے۔ اس کے بعد تمام لوگ آپس میں گلے ملتے اور

باقی صفحہ: (13) پر ملاحظہ فرمائیں

''جب سبھی قوت برداشت کا جذبہ پیدا کرلیں گے تو دنیا میں خود امن ہو جائے گا''

معروف جرنلسٹ انوراگ سود کا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو

پچھلے دنوں مجھے انگلینڈ جانے کا موقع ملا جہاں ۱۸۵ ممالک میں پھیلے بین الاقوامی احمدیہ مسلم جماعت کے سپریم روحانی سربراہ اور پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر مختلف موضوعات پر خاص طور پر اپنے خیالات پیش کئے یہاں پیش ہیں ان سے انٹرویو کے اہم اقتباسات:

سوال: احمدیہ فرقہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد ۱۹۹۱ء میں قادیان (گورداسپور) میں جماعت کے سالانہ کانفرنس میں آئے تھے اس کے بعد وہ بھارت نہیں آئے بھارت کے احمدی فرقے اور دوسرے مذاہب کے لوگ چاہتے ہیں کہ آپ دسمبر میں قادیان میں منعقدہ سالانہ کانفرنس میں آئیں؟

حضرت مرزا مسرور احمد: میں اس برس بھارت نہیں آسکوں گا کیونکہ میرا پروگرام پہلے سے ہی کہیں اور جانے کا بنا ہوا ہے۔ کسی بھی ملک کا دورہ کرنے سے پہلے کافی تیاریاں کرنی پڑتی ہیں۔ خواہش تو میری بھی بہت ہے کہ میں قادیان جاؤں شاید اگلے برس پروگرام بن جائے۔ انشاء اللہ وہاں جاؤں گا۔

جب میں ۱۹۹۱ء میں بھارت گیا تھا تو قادیان میں اپنا کالج دیکھنے بھی گیا تھا۔ جو پہلے تعلیم الاسلام کالج کے نام سے جانا جاتا تھا اور اب خالصہ کالج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جس مکان میں آج کل کالج کے پرنسپل رہتے ہیں وہ ہمارے دادا کا گھر تھا۔ میں اس گھر کو دیکھنے کیلئے بھی گیا جہاں پرنسپل صاحب نے ہمارا استقبال کیا۔ باتوں ہی باتوں میں ہنسی مذاق میں، جب ہم نے کہا کہ ہم یہاں پکے طور پر رہنے کیلئے آرہے ہیں تو انہیں نے عاجزی کے ساتھ کہا۔ یہ گھر آپ کا ہی ہے اور آپ کیلئے ہم یہ گھر خالی کردیں گے۔

غیر احمدی لوگوں کا رویہ بھی ہمارے ساتھ بہت صدق دلانہ رہا۔ مثبت سوچ والے اخبار نویسوں نے ہمارے بارے سچ لکھ کر اچھا ماحول بنایا۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ کئی تعصبی لوگ ہمارے بیانات کو توڑ مروڑ کر لکھ کر ہمارے خلاف ماحول بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

سوال: بھارت اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں سدھار ہو رہا ہے اگر بھارت اور پاکستان کے مذہبی لیڈران ایک دوسرے کے ملک میں جاکر عوام کو مذہبی بھائی چارے اور امن کا پیغام دیں تو کیا بھارت اور پاکستان کے رشتوں میں زیادہ مٹھاس اور نزدیکی نہیں آئے گی؟

جواب: اگر ایسا ہو تو فرق بہر حال پڑے گا جہاں تک احمدیہ مسلم جماعت کا تعلق ہے یہ خالص مذہبی جماعت ہے۔ ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ دوسرا لوگوں کے حق ادا کریں۔ اور انسانیت کی خدمت کریں ہم پوری دنیا میں اسی بات کا پراپیگنڈا کرتے ہیں اسی وجہ سے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ جب ہم قادیان جاتے ہیں تو ہمارا خاص مقصد سالانہ جلسہ میں شامل ہونا ہوتا ہے۔ ہمارا پیغام تقریب میں شامل لوگوں اور دوسرے عوام تک پہنچانا ہوتا ہے۔ جلسہ میں احمدیہ فرقہ کے سربراہ اور دوسرے عالم لوگوں کی تقاریر ہوتی ہیں ان سبھی پیغاموں کا مقصد تمام دنیا میں امن قائم کرنا ہوتا ہے پچھلے برس میں نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں یہاں سے سٹیلائٹ ٹیلی ویژن کے ذریعہ اپنا جو پیغام بھیجا تھا وہ امن اور پیار بارے ہی تھا۔ اس پیغام کو بھارت میں کئی اخبارات نے شائع کیا تھا یہ اچھی بات ہے کہ اخبارات ہمیں اپنی بات وسیع پیمانے پر عوام تک پہنچانے کا موقع دیتے ہیں۔

سوال: اس وقت تمام دنیا میں نفرت کا دور چل رہا ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دور کب ختم ہوگا؟

جواب: ہم تو کہتے ہیں کہ کسی سے بھی نفرت نہ کرو اور سب سے پیار کرو پیار اس وقت پیدا ہوگا جب نفرت ختم ہوگی۔ ہمارا مقصد بھی یہی ہے کہ نفرت ختم ہو۔ اچھے لوگ سب جگہ ہوتے ہیں ہماری پہنچ دنیا کے کئی کونوں تک ہے۔ جہاں ہم پیار اور امن کا پیغام دیتے ہیں۔

اس سال کے شروع میں میں افریقہ میں دورے پر گیا تھا میں گھانا بھی گیا۔ جہاں مسلم اور مغربی ممالک کے کئی لیڈر اور سفیر مجھے ملے۔ میں نے افریقہ کے نمائندگان کو کہا کہ آپ لوگ غریب ہیں اس لئے اپنے پیروں پر خود کھڑے ہونے کی کوشش کریں اور اپنے ممالک میں سخت محنت کریں جب کوئی شخص ایشیا افریقہ سے یورپ میں جاتا ہے تو وہاں زیادہ کام کرتا ہے۔ وہ کام بھی کرتا ہے اور پڑھائی بھی کرتا ہے۔ اگر وہ مزدور ہے تو روزانہ ۱۲ سے ۱۴ گھنٹے تک کام کرتا ہے۔ لیکن اپنے ملک میں کوئی اتنا کام نہیں کرتا اور تعلیم پر بھی اتنا دھیان نہیں دیتا۔ تعلیم کی وجہ سے ہی مغربی ممالک اتنی بلندی پر پہنچے ہیں اور تعلیم ہی پچھڑے ممالک کو اوپر لے جائے گی۔ اگر آپ (افریقی) مغربی ممالک کی مدد پر منحصر رہتے ہیں تو ترقی نہیں ہوگی۔ امن مغربی ممالک کی وجہ سے قائم نہیں ہوگا۔ نہ ہی پہلے کبھی ایسا ہوا ہے۔ مغربی دنیا نہ ہی پہلی عالمی جنگ کو روک سکی اور نہ ہی دوسری عالمی جنگ کو جو بھی تمہیں ملنا ہے اپنی کوششوں سے ملنا ہے۔

سوال: کیا امریکہ ہمارا استحصال کر رہا ہے؟

جواب: جب بھارت اور پاکستان جنگ کی دہلیز پر ہوتے ہیں تو اس میں بہت بڑا ہاتھ امریکہ کا ہوتا ہے اور بڑی طاقتوں کی کوشش رہتی ہے کہ بھارت اور پاکستان میں دخل اندازی کرنے کیلئے کچھ مسائل سلگتے رہیں دہشت گرد عناصر ایسے مسائل کو زندہ رکھ رہے ہیں۔

سوال: بھارت اور پاکستان میں رشتے سدھر رہے ہیں کیا رشتوں میں اور سدھار ہوگا؟

جواب: رشتے کچھ حد تک ضرور سدھریں گے کچھ دن پہلے بھارت کے ایک وزیر نے بیان دیا تھا کہ اگر یورپ کے ملک اکٹھے ہو سکتے ہیں اور دیواریں گر سکتی ہیں تو بھارت اور پاکستان اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے؟

اسبات کا جواب یہ ہے کہ امریکہ کا یورپ میں کوئی زیادہ خاص اقتصادی مفاد نہیں تھا۔ یورپین ممالک کے اکٹھے ہونے سے انہیں اقتصادی میدان میں کافی فائدہ تھا لیکن ایشیائی ممالک کے اقتصادی نظام میں امریکہ اور بدیشی طاقتوں کے محدود مفادات ہیں۔ اسی لئے یہ طاقتیں یہ نہیں چاہتیں کہ ایشیائی ممالک میں امن قائم ہو۔ جب تک ان بڑی طاقتوں کی ہمارے ممالک میں دخل اندازی رہے گی امن قائم نہیں ہوگا۔ ممالک میں سرحدیں قائم رہیں گی۔ امریکہ ایک ملک کو دوسرے ملک سے لڑانے کے رول ادا کرتا آرہا ہے۔ بھارت اور پاکستان کے عوام ایسا نہیں چاہتے۔

میں افریقی ملک گھانا میں آٹھ برس تک رہا ہوں۔ یہاں کیرل کے ایک انجینئر بھی رہتے تھے۔ پنجاب کے لوگوں کو بھارت کی تقسیم کے بارے میں کچھ جانکاری ہے۔ لیکن جنوبی بھارت کے لوگوں کو یہ بھی نہیں پتہ کہ کیا کشمیر بھارت کا حصہ ہے یا پاکستان کا۔ اور بھارت کی تقسیم کیسے ہوئی؟ ایک بار مجھے گھانا کا ایک دوست ملنے آیا اور پوچھا کہ میں بھارتیہ ہوں یا پاکستانی؟ میرے بولنے سے پہلے ہی میرے کیرل کے انجینئر دوست نے جواب دیا کہ ہمارے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ ہم سب ایک ہیں۔ ہمارے ممالک کی حکومتوں نے ہمیں دو کردیا ہے۔

بھارت اور پاکستان میں بہت سارے لوگ نزدیک آنا چاہتے ہیں۔ یہی صحیح سوچ ہے کہ وہ نزدیک آئیں اور ایک دوسرے کے حقوق پہچانیں ایک دوسرے کو مذہبی آزادی دینی ہوگی اور ایک دوسرے کو برداشت کرنا ہوگا۔ ہندو مسلم سکھ بودھ سبھی اپنے اپنے ڈھنگ سے عبادت کریں اور ایک دوسرے کو برداشت کریں۔ تبھی ایک ہونا ممکن ہوگا جب سبھی قوت برداشت کا جذبہ پیدا کرلیں گے۔ تو دنیا میں خود امن قائم ہو جائے گا۔

سوال: کیا تیسری عالمی جنگ ہوگی؟

جواب: اگر حالات نہ بدلے تو بالکل ہوگی اور بہت خطرناک ہوگی اس میں ایشیا اور یورپ سمیت تمام دنیا شامل ہوگی۔ اس جنگ کے بعد ہی عظیم طاقتوں کا غرور ٹوٹے گا۔ کسی نے ایک وددان سے پوچھا کہ تیسری عالمی جنگ کیسے لڑی جائے گی تو اس نے جواب دیا کہ تیسری عالمی جنگ کیسے ہوگی یہ تو مجھے نہیں پتہ لیکن چوتھی عالمی جنگ ضرور ڈانگوں، سوٹوں یا پتھروں سے ہوگی۔ تب دنیا میں نہ تو ایٹم بم ہوگا نہ ہی دوسرے طاقتور بم اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ میاں تیسری جنگ کو ٹالتا رہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتا رہے۔ تاکہ جو خوفناک مناظر سامنے آنے والے ہیں ہم ان کو نہ دیکھیں۔

سوال: دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے اور کیا کوششیں کرنی چاہئیں؟

جواب: جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ انسان، انسان کی پہچان کرے انسان ایک بہت مقدس لفظ ہے اور وہ آدمی انسان نہیں ہے جس نے تلوار بندوق اٹھائی ہے اور دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھا۔ دوسرے کے مذہب پر حملہ کیا اور جس نے اپنے گھر میں امن نہیں پیدا ہونے دیا۔ وہ انسان نہیں ہیں۔

جب آپ چھوٹی سے چھوٹی سطح پر اپنے گھروں میں امن پیدا کرتے ہیں اور امن کو آگے بڑھاتے ہوئے سماج تک لے جاتے ہیں تو انسانیت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ امن ہمیں اپنے مذہب میں رہتے ہوئے اپنے سماج میں پیدا کرنا ہوگا جب ایسا ہو جائے گا تو امن خود قائم ہو جائے گا۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ جو ہم کرتے ہیں اور انشاء اللہ کریں گے ان میں ہمیں سبھی کا تعاون چاہئے۔

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

0092-4524-214750 ریلوے روڈ

0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

اقوام متحدہ کے دفتر میں جاسوسی آلات کی تنصیب؟

اقوام متحدہ کی یوروپی یونین ہیڈ کوارٹرز میں جگہ جگہ جاسوسی کے آلات نصب ہیں۔گزشتہ دنوں میٹنگ کے ایک کمرے میں خفیہ مائیکروفون کا پتہ چلنے کے بعد اقوام متحدہ کے سکیورٹی وزیر نے بتایا کہ یہ مائیکروفون ایسا تھا جیسے کہ پنیر کا ٹکرا ہو۔انہوں نے بتایا کہ اگر ہمارے پاس گہرائی سے جانچ کیلئے تکنیکی آلات اور عملہ ہو تو مجھے یقین ہے کہ ہمیں یکے بعد دیگرے مائیکروفون ملتے رہیں گے۔ نیویارک اور ویانا میں عالمی ادارے کے دفاتر کا بھی یہی حال ہے۔جنیوا میں اقوام متحدہ کی ترجمان میری ہوز نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ ایک کمرے کی سجاوٹ میں تبدیلی کے دوران جاسوسی کے آلے کا پتہ چلا ہے۔مگر انکوائری سے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ مائک کس نے اور کب لگایا تھا۔

اقوام متحدہ (جنیوا) میں چینی سفیر شازوکانگ نے کہا یہ قابل مذمت ہے اس طرح کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے کچھ کرنا چاہئے۔سوئس ٹیلی ویژن نے بتایا تھا کہ یہ آلہ کمرے میں لکڑی کے پینلوں کے درمیان چھپا کر لگایا گیا تھا۔اس کمرے میں ستمبر ۲۰۰۳ء میں بڑی طاقتوں کے وزیر عراق پر امریکی حملے اور اس پر قبضہ کے بعد نجی طور سے بات چیت کرتے تھے۔جنیوا میں ایک ماہر کو جب یہ مائک دکھایا گیا تو اس نے بتایا کہ یہ روسی یا مشرقی یوروپ کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ تین چار سال پرانا معلوم ہوتا ہے۔یہ بہت جدید آلہ ہے۔ویسے اب اس سے بھی چھوٹے مائک آنے لگے ہیں۔یہ دریافت بڑی خجالت کا باعث ہے کیونکہ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں سکیورٹی کے بڑے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔نئے گیٹ اور کنکریٹ کی رکاوٹیں بنائی جارہی ہیں۔اقوام متحدہ نے پچھلے تین سال کے اندر جنیوا میں حفاظتی انتظامات بڑھانے پر تقریباً ۴ کروڑ ڈالر خرچ کئے ہیں۔قبل ازیں مارچ میں برطانیہ کی سابق وزیر کلیئر شارٹ نے الزام لگایا تھا کہ عراق پر امریکی حملے سے قبل برطانوی انٹیلی جنس نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی جاسوسی کی تھی۔جس کمرے میں مائک ملا ہے وہاں ستمبر ۲۰۰۵ء کی بات چیت میں کئی وفود نے بات چیت کی تھی ان میں سے ایک فرانسیسی وفد بھی تھا۔پیرس میں فرانسیسی وزیر خارجہ کے ترجمان ہروے لاڈسوس نے کہا اقوام متحدہ اس انکوائری کی ذمہ دار ہے ہم دوسروں کی طرح نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں۔اس کمرے میں جنوب میں عالمی بھوک پر بھی بات چیت ہوئی تھی جس میں عنان، برازیلی صدر لوئز لولاڈی سلوا اور فرانسیسی صدر جیک شراک نے حصہ لیا تھا۔یہاں آکر لیڈر باہمی ملاقاتیں بھی کرتے تھے۔

وادی کشمیر میں منشیات کا کاروبار تشویشناک نوجوانوں کو ذہنی مفلوج بنانا ایک سازش

پردیش کانگرس نے شالی کشمیر میں غیر معیاری ادویات کے بڑھتے ہوئے کاروبار پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے نوجوانوں کے خلاف ایک سازش بتایا ہے پارٹی کے ترجمان مظفر پرے نے بلاک کانگرس کمیٹی کھوئی کے کارکنوں کی ایک میٹنگ سے خطاب کے دوران کہا کہ نوجوانوں کو ایسی ادویات فراہم کر کے انہیں ذہنی طور پر معذور بنائے جانے کی سازش کی جارہی ہے۔تاہم پرے نے یہ نہیں بتایا کہ ایسی سازش کے پیچھے کون لوگ ہیں۔منشیات اور نقلی ادویات کا کاروبار فروغ پارہا ہے تا کہ کشمیری نوجوان ذہنی طور پر معذور بن جائیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات کچھ وقت پہلے ایڈیشنل ایس پی کپواڑہ کے نوٹس میں لائی گئی تھی لیکن انہوں نے کوئی کارروائی نہیں کی۔پرے نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ان بدعات کا قلع قمع کرنے کے اقدامات کرنے چاہئیں۔

سال نو کو یوم سیاہ کے طور پر منانے کا اعلان پاکستان کے دونوں سیاسی گٹھ جوڑوں کا مشترکہ فیصلہ:

پاکستان کی اپوزیشن پارٹیوں نے سال نو کو یوم سیاہ کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے پرویز مشرف کے ملککے راشٹرپتی اور آرمی چیف دونوں عہدوں پر بنے رہنے کے اپنے فیصلہ کے اعلان پر یہ فیصلہ کیا ہے۔اپوزیشن گٹھ جوڑ متحدہ مجلس عمل (ایم ایم اے) اور الائنس برائے ایسوی ایشن آف ڈیموکریسی پر غور ہوا۔اے آر ڈی کے چیف امین نے کہا کہ ہم نے ایم ایم اے کے ساتھ ملکر سال نو کو کالے دن کے روپ میں منانے کا فیصلہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ ہماری جمہوریت کیلئے باعث شرم ہے کہ ایک شخص خود کو آئین سے اوپر سمجھ رہا ہے۔ان کا اشارہ مشرف کی طرف تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مشرف کے خلاف مہم کو آخری انجام تک پہنچانے کی کوشش کرینگے۔مشرف ہٹاؤ دیش بچاؤ مہم کے تحت ہی سال نو کو یوم سیاہ کے روپ میں منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔نیشنل اسمبلی میں اپوزیشن کے لیڈر مولانا فضل الرحمٰن نے میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دونوں تنظیموں نے مشرف کے خلاف مشترکہ مہم چلانے کا فیصلہ لیا ہے۔فضل الرحمٰن نے کہا کہ اگر مشرف آرمی چیف کی کرسی پر بنے رہنا چاہتے ہیں تو کیا وہ دیش کی آئین کی دفعہ ۲۴۲ کا احترام کرینگے جس میں فوجی سربراہ کو سیاست سے دور رہنے کی بات کہی گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ آئین مشرف کو دونوں عہدوں پر بنے رہنے کی جازت نہیں دیتا۔ذرائع نے بتایا کہ دونوں گٹھ جوڑوں نے آگے کی حکمت عملی جلد طے کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ فہیم نے کہا کہ مشرف کو دیش پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔وہ دیش کی سیاست سے خود کو الگ کریں۔ اس میں ہی پاکستان کا مستقبل ہے۔اے آر ڈی کے قائمقام صدر چوہدری نثار علی خان نے کہا کہ ہم اس وقت تک مشرف کے خلاف مہم جاری رکھیں گے جب تک وہ وردی چھوڑ نہیں دیتے۔انہوں نے مشرف کے خلاف دیش کی جنتا کے ساتھ دھوکہ کرنے اور جھوٹ بولنے کا بھی الزام لگایا ہے۔ادھر پی پی پی کی لیڈر بے نظیر بھٹو نے بھی مشرف پر دیش میں جمہوریت کو کمزور کرنے اور دیش کو داغدار کرنے کا الزام لگایا ہے۔

غیر محفوظ اسقاط حمل سے سالانہ ۷۰ ہزار عورتوں کی موت ہو جاتی ہے ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ:

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا کہنا ہے کہ سالانہ اندازاً 45 ملین اسقاط حمل کے کیس ہوتے ہیں جن میں سے ۱۹ ملین غیر تربیت یافتہ افراد کے ہاتھوں غیر محفوظ طریقے سے کئے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں سالانہ 70,000 ہزار عورتیں ہلاک ہو جاتی ہیں اس طرح زچگی کے دوران ہونے والی اموات میں ۱۳ فیصد اموات غیر محفوظ اسقاط کا نتیجہ ہوتی ہیں کئی ملکوں کے ہسپتالوں میں پوسٹ ابارشن ہنگامی علاج کیلئے دوسرے اور تیسرے درجے کی سہولیات ہوتی ہیں ۱۹۹۴ء میں انٹرنیشنل کانفرنس آن پاپولیشن اینڈ ڈیویلپمنٹ (آئی سی پی ڈی) میں زور دیا گیا کہ ابارشن کے قانونی سٹیٹس سے درکنار ابارشن کرنے والی عورتوں کو بعد کی پیچیدگیوں کے علاج مشورہ اور فیملی پلاننگ سروسز فراہم کی جائیں۔ پوسٹ ابارشن کیئر مہنگی ہیں اس لئے ابارشن دوہرانے کے کیسوں میں کمی آرہی ہے۔

بقیہ صفحہ : 11

ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہیں۔

☆-جہاں تک جانوروں کی قربانیاں پیش کرنے کا تعلق ہے جس کی وجہ سے یہ عید، عیدالاضحیٰ، قربانیوں کی عید کہلاتی ہے یہ بھی محض ایک رسم کے طور پر نہیں بلکہ ایک گہرا فلسفہ اپنے اندر رکھتی ہے اور وہ یہی ہے کہ انسان یہ سبق سیکھ لے کہ جس طرح ایک بے زبان جانور جو میرے قبضۂ قدرت میں ہے میں اُس کو قربان کر رہا ہوں اسی طرح میرا اپنا وجود میرے خالق و مالک کے قبضۂ قدرت میں ہے اور مجھے بھی ہمیشہ اس قربانی والے جانور کی طرح خدا اور اُس کی مخلوق کی خدمت کیلئے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جانوروں کی قربانی کے تعلق میں فرماتا ہے کہ یاد رکھو کہ ان قربانیوں کا گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتا بلکہ ان قربانیوں کے پیچھے جو نیت اور جو تقویٰ کارفرما ہے وہ پہنچتا ہے۔پھر اُسی کے مطابق انسان اِس قربانی کا فیض پاتا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام اِس تعلق میں فرماتے ہیں:-

"یہ قربانیاں اِس کا لُبّ (مغز) نہیں۔ پوست (چھلکا) ہیں۔رُوح نہیں جسم ہیں۔ اِس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہاء ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔عورتیں اِسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔مَرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں۔اور یہ ایسا مسرّت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے...... الغرض ہر قسم کے کھیل کود۔لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

درحقیقت اس دن میں بڑا سِرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا۔کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اُس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزّاء کا خون بھی خفیف نظر آئے۔

مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصّہ باقی ہے۔یہ عید الضحٰی پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ اِس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں۔اور اُس روشنی اور نُور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اِس ضُحٰی میں رکھا گیا ہے"۔

تقریب نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم عطاء المجیب لون اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان کے نکاح کا اعلان مورخہ 3.01.05 کو بعد نماز مغرب وعشاء حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے مسجد مبارک میں عزیزہ شبانہ مسعود بنت مکرم مسعود احمد صاحب ڈار آف آسنور کے ساتھ چھتیس (36000) ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 100 روپے۔(نعمت اللہ لون زعیم انصار اللہ آسنور کشمیر)

بقیہ صفحہ (2)

امریکہ شروع ہوا۔ مکرم حافظ طیب احمد طاہر صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے

خوش الحانی سے سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضا قادیان نے بعنوان ''سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم'' فرمائی جبکہ دوسری تقریر بعنوان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام و انذاری و تبشیری پیشگوئیوں کی روشنی میں محترم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ حیدرآباد نے فرمائی۔ ہر دو تقاریر کے دوران مکرم محمود احمد صاحب عارف آف شورت کشمیر صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

''پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن''

خوش الحانی سے سنائی۔ اس اجلاس کے آخر پر مکرم ابراہ الحسن آف بنگلہ دیش نے بنگلہ نظم پیش کی جس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

28 دسمبر بروز سوموار

مورخہ 28 دسمبر جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا جس کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر نشر و اشاعت ربوہ شروع ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم ہمایوں کبیر صاحب نے کی جس کا اُردو ترجمہ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد نے سنایا پہلی نظم مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے منظوم کلام بعنوان ''رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی'' خوش الحانی سے سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے بعنوان ''دور اسلام میں عورتوں کا مقام'' فرمائی اس کے بعد پروفیسر درباری لعل صاحب ڈپٹی سپیکر پنجاب نے تقریر فرمائی آپ نے پنجاب سرکار کی طرف سے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کیپٹن امریندر سنگھ وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے بھی خیرسگالی کا پیغام دیا۔ آپ نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے پنجاب سرکار کی طرف سے پچاس ہزار روپے کا اعلان کیا اور وعدہ کیا کہ آئندہ سال پچیس ہزار پاکستانی احمدیوں کو ویزا دیا جائے گا۔ ڈپٹی سپیکر صاحب نے کہا کہ آئندہ سال وہ حضور انور کو بھارت آنے کی دعوت دیں گے امید ہے حضور ہماری اس درخواست کو قبول فرمائیں گے۔

اس کے علاوہ اس اجلاس میں ممبر پارلیمنٹ مسٹر نوجوت سنگھ سدھو نے بھی تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو جو وہ ملک وقوم کیلئے کر رہی ہے سراہا۔ نظم محترم ابن شفیق صاحب نے

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو

منظوم کلام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ خوش الحانی سے سنایا اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے بعنوان ''ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی ترقی و سماجی خدمات'' فرمائی جس کے بعد آخری تقریر محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے ''اسلام اور امن عالم'' کے عنوان سے پنجابی زبان میں کی۔ اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

اختتامی اجلاس

113 ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز کا یہ اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان بعد دوپہر دو بجے شروع ہوا۔ محترم حافظ قاری نواب احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت صف دوم نے تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد درج ذیل حکام اور سکالرز کے پیغامات سنائے گئے۔ یہ پیغامات محترم سید کلیم احمد طاہر امیر جماعت اڑیسہ نے سنائے۔

۱۔ پرائیویٹ سیکرٹری پریذیڈنٹ آف انڈیا۔ مسٹر اے پی جے عبدالکلام۔
۲۔ مسٹر منموہن سنگھ پرائم منسٹر آف انڈیا
۳۔ مسٹر شوراج پاٹل ہوم منسٹر انڈیا
۴۔ مسٹر اندر کمار گجرال سابق پرائم منسٹر آف انڈیا
۵۔ شری نول کشور شرما گورنر گجرات
۶۔ شری سرجیت سنگھ برنالہ گورنر تامل ناڈو
۷۔ شری پرتبھا پاٹل گورنر راجستھان
8۔ مسٹر محمد فضل حق گورنر مہاراشٹر (سابق)
9۔ مسٹر ایس ایم کرشنا گورنر مہاراشٹر حالیہ
۱۰۔ مسٹر ایم ایم لکھیرا گورنر پانڈیچری
11۔ مسٹر نریندر مودی چیف منسٹر گجرات
۱۲۔ شری بابو لعل گور چیف منسٹر ایم پی
۱۳۔ شری ولاس راؤ دیشمکھ چیف منسٹر مہاراشٹر
۱۴۔ شری امت شاہ ہوم منسٹر گجرات
۱۵۔ شری گلاب چند کٹاریہ ہوم منسٹر راجستھان
۱۶۔ شری چندر شیکھر دوبے ایم پی بکارو جھارکھنڈ
۱۷۔ شری آر آر پاٹل ڈپٹی چیف منسٹر مہاراشٹر
۱۸۔ شری مہادیو میئر آف ممبئی
۱۹۔ شری کانتی بھائی ڈی کھجور یا ایم ایل اے گجرات
۲۰۔ این بھٹا چاریہ منسٹر آف بنگال
۲۱۔ شیو سورین کوئلہ منسٹر بھارت سرکار

معززین کے خطابات

ان پیغامات کے بعد درج ذیل معززین نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا:۔

ا۔ مہنت رام پرکاش داس جی پریذیڈنٹ آل انڈیا دشو ہندو پریشد نارتھ زون۔
۲۔ بی بی جاگیر کور جی صدر گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر
۳۔ شری وجے کمار چوپڑہ جی چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ
۴۔ مسٹر سمتھ رائے بشپ نارتھ زون
۵۔ بابا درشن سنگھ جی لیڈر سنگھ سماج
۶۔ مہنت یوگی راج جی آف آگرہ

ان مختصر تعارفی تقاریر کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے سال ۲۰۰۴ء میں وفات پانے والے موصیان کی فہرست پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد صدر اجلاس نے آخری خطاب فرمایا اور حکومت ہند، حکومت پنجاب اور دیگر سرکاری محکمہ جات کا جلسہ میں بھرپور تعاون کیلئے شکریہ ادا کیا۔

اختتامی خطاب حضور انور

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹھیک ساڑھے تین بجے بعد دوپہر فرانس سے قادیان کے جلسہ سالانہ کیلئے اختتامی خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اس اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ خطاب کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کروائی۔

اجتماعی بیعت کا روح پرور منظر

یاد رہے کہ قادیان اور فرانس کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ایک ہی تھیں حضور اقدس نے فرانس کے جلسہ سالانہ سے جو افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا وہی Live قادیان کے جلسہ سالانہ کیلئے بھی ٹیلی کاسٹ ہوا۔ اختتامی خطاب کے بعد حضور انور فرانس میں مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جس کے بعد ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک چھ بجے حضور انور نے فرانس کے بعض نو مبایعین کی بیعت لی جو مسلم ٹیلیویژن احمدیہ پر Live ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

تدفین موصیان

دوران سال درج ذیل موصیان نے وفات پائی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کے نام دعائی غرض سے پیش کئے گئے۔

مکرم محمد فخر الدین صاحب چنتہ کنٹہ ولد مکرم محمد بدر الدین صاحب۔ ماسٹر اکرم محمد صاحب سیکھوں پنجاب ولد مکرم دین محمد صاحب۔ ڈاکٹر رافعہ خاتون صاحبہ قادیان اہلیہ ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب۔ صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان ولد مکرم سردار محمد صاحب۔ نذیر احمد صاحب نتھلی درویش قادیان ولد مکرم الٰہی بخش صاحب۔ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان ولد مکرم میاں محمد مراد صاحب۔ محمد مظفر الدین صاحب جڑچرلہ ولد محمد صادق صاحب حال حیدرآباد۔ آمنہ بیگم صاحبہ قادیان زوجہ مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب مرحوم۔ ثروت جبین صاحبہ کانپور بنت مکرم محمد صاحب دادخان صاحب۔ غلام حسین صاحب درویش قادیان ولد مکرم نظام الدین صاحب۔ مستری دین محمد صاحب درویش قادیان ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب۔ سیدہ عظیم النساء صاحبہ سکندرآباد بنت مکرم جی ایم نذیر احمد صاحب۔ بی شیخ علی صاحب مرکرہ ولد مکرم ابوبکر صاحب۔ نور جہاں بیگم صاحبہ قادیان زوجہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب درویش قادیان۔ غفورا بیگم صاحبہ کانپور زوجہ مکرم بشیر الدین صاحب۔ زینب بیگم صاحبہ سرینگر زوجہ مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب۔ مولوی غلام نبی صاحب درویش قادیان ولد مکرم فضل دین صاحب۔ اتھلیہ بیگم صاحبہ پنکال زوجہ مکرم مقبول خان صاحب۔ امت بی بی صاحبہ کیرنگ زوجہ مکرم ابرار احمد صاحب۔ راشدہ شمیم صاحبہ جمشید پور زوجہ مکرم شمیم صاحب۔ محمودہ بی بی صاحبہ کیرنگ زوجہ مکرم بقاء الرحمٰن صاحب۔ ظہور احمد صاحب گجراتی درویش قادیان ولد مکرم فتح الدین صاحب۔ فاطمہ بی بی صاحبہ قادیان زوجہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش۔ بشیر النساء بیگم صاحبہ حیدرآباد زوجہ مکرم سیٹھ سید عمر صاحب۔ معین الدین خان صاحب کیرنگ ولد مکرم عبدالعزیز صاحب۔ نعمۃ اللہ غوری صاحب یادگیر ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب غوری۔ اس کے علاوہ مکرمہ زہرہ بی بی صاحبہ کیرنگ زوجہ مکرم عبدالحمید خان صاحب کی بھی وفات ہوئی ہے ان کی وصیت معلق تھی جو اس سال حضور انور نے بحال فرمائی ہے۔

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں 26 نکاحوں کے اعلان ہوئے جبکہ بعد میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

غیر مسلم معززین کی شرکت

درج ذیل غیر مسلم معززین نے وقت کی کمی کے باعث خطاب تو نہیں فرمایا البتہ انہوں نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔

ا۔ ویریندر سنگھ باجوہ ایم پی
۲۔ کیپٹن بلبیر سنگھ باٹھ ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب
۳۔ ترپت راجندر سنگھ باجوہ چیئرمین پولوشن کنٹرول بورڈ پنجاب وایم ایل اے
۴۔ جگدیش ساہنی سابق ممبر اسمبلی پنجاب
۵۔ پرجیت سنگھ کاہلوں ڈائریکٹر ایگری کلچر یونیورسٹی پٹیالہ
۶۔ گورمندر پال سنگھ گورا ممبر S.G.P.C
۷۔ لالی سندھی صاحب ڈپٹی ایڈوکیٹ جنرل پنجاب۔
۸۔ نریندر بھاٹیہ صدر میونسپل کمیٹی قادیان مع ممبران۔

حاضری

امسال بفضلہ تعالیٰ درج ذیل 28 ممالک کے 35 ہزار سے زائد نمائندگان نے جلسہ سالانہ قادیان

میں شرکت کی۔

پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، برما، بھوٹان، نیپال، یوکے، یوایس اے، ماریشس، فجی، جرمنی، بلجئم، انڈونیشیا، فرانس، دبئی، گریس، یو اے ای، سویڈن، روس، سوئٹزرلینڈ، سعودی عرب، کویت، ناروے، بھارت، کینڈا

رواں تراجم

بفضلہٖ تعالیٰ امسال بھی حسب سابق اُردو نہ سمجھنے والے سامعین کیلئے انگریزی۔ ملیالم۔ کنڑ۔ تامل۔ بنگلہ اور تیلگو زبانوں میں جلسہ کی تقاریر کے رواں تراجم پیش کئے جاتے رہے۔

نماز تہجد

الحمد للہ کہ ایام جلسہ میں 24.12.04 تا 31.12.04 مسجد اقصیٰ قادیان میں نماز تہجد اور بعد نماز فجر درس کا انتظام رہا۔ سلسلہ کے جید علماء جو ہندو پاک اور دنیا کے دیگر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ تہجد ادا کرنے اور درس ارشاد فرمانے کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

باجماعت نمازوں کیلئے مرد حضرات کیلئے مسجد اقصیٰ میں اور عورتوں کیلئے مسجد مبارک میں انتظام تھا اور جلسہ کے تینوں روز 28-27-26 دسمبر کو نماز ظہر و عصر باجماعت جلسہ گاہ میں ادا کی جاتی رہی۔

لنڈن سے وقف نو اطفال کی شمولیت

امسال پہلی مرتبہ برطانیہ سے وقف نو کے چالیس اطفال نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی ان واقفین نو کیلئے جلسہ سے قبل اور درمیان میں بعض اجلاسات اور تربیتی پروگرام منعقد ہوئے جس کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ الگ سے پیش کی جائے گی۔

Press & Media

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ امسال شعبہ پریس اینڈ میڈیا جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کئی مشکلات کے باوجود گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ جلسہ سالانہ قادیان کی کوریج کروانے کی توفیق عطا فرمائی۔ قریباً ہندوستان کے تمام قومی اخبارات جو کہ اردو، ہندی، انگریزی، پنجابی اور دیگر صوبائی زبانوں میں شائع ہوتے ہیں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ سے متعلق تفصیلی خبریں۔ مضامین شائع کیں۔ الیکٹرانک میڈیا نے دو سے تین مرتبہ اپنے خاص پروگراموں میں جلسہ کی کوریج نشر کیں۔ علاوہ ازیں INB News ویب سائٹ نے خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب اور جلسہ کی خبریں ویب سائٹ کے صفحہ اوّل پر تصاویر کے ساتھ ریلیز کیں۔

جن قومی اخبارات نے جلسہ سالانہ کی کوریج دی ان کے نام اس طرح ہیں۔

ہندی اخبارات

دینک جاگرن۔ پنجاب کیسری۔ اجیت سماچار
دینک ٹربیون۔ امر اُجالا۔ دویہ ہماچل۔ ویر پرتاپ۔
دینک بھاسکر۔ اتم ہندو۔ دینک نوجیوتی۔

انگریزی اخبارات

دی ٹربیون۔ ٹائمز آف انڈیا۔ انڈین ایکسپریس۔ دکن کرونیکل۔ ایشین ایج۔ سٹیٹس مین۔ دی ہندو۔ دی نیو انڈین ایکسپریس۔ ہندوستان ٹائمز۔

پنجابی اخبارات

جگ بانی۔ اجیت۔ نواں زمانہ۔ دیش سیوک۔ اکالی پتریکا۔ پنجابی ٹربیون۔ پرواسی۔ اج دی آواز۔

دیگر اخبارات و نیوز ایجنسیاں

سٹیٹس مین (بنگلہ) ماتر بھومی۔ (تامل)
ہند سماچار۔ (اردو) اینا ڈو۔ (تیلگو)
پی ٹی آئی۔ یو این آئی۔ اے پی۔ (نیوز ایجنسیاں)
اے این آئی۔ (الیکٹرانک نیوز ایجنسی)
انٹرنیشنل نیوز بیورو۔ دینک جاگرن۔ دی ٹربیون۔ دی ہندو۔ ٹائمز آف انڈیا (ویب سائٹ)

الیکٹرانک چینل

دوردرشن جالندھر۔ پنجاب ٹوڈے۔ این آر آئی۔ سہارا سے۔ کیرالہ ٹی وی۔ سن ٹی وی (کیرالہ۔ کنڑا۔ تیلگو)۔ انڈیا ٹی وی۔ انڈیا ویژن۔ آل انڈیا ریڈیو (کیرلہ)

نوٹ: بہت سے اخبارات۔ ویب سائٹ۔ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ سالانہ کی کوریج ہوئی ہے چونکہ شعبہ کے پاس ابھی تک ان کے تراشے نہیں پہنچ سکے لہٰذا آئندہ شمارہ میں تفصیلی رپورٹ بطور استفادہ و دُعا قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ

امسال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان کے تمام پروگرام قادیان سے جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر ساتھ کے ساتھ بھجوائے جاتے رہے۔ جو ساتھ ہی دکھائے جاتے رہے۔ چنانچہ انہی پروگراموں کی جھلکیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے موقع پر بھی دکھائی گئیں۔

علاوہ ازیں ایم ٹی اے قادیان کے شعبہ نے جلسہ کے تمام پروگرام ریکارڈ کئے جو انشاء اللہ بعد میں ایم ٹی اے کی زینت بنتے رہیں گے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں

بقیہ صفحہ: 16

کریں اور امراء صدران اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار اچھی طرح یاد رکھیں کہ وہ خلیفہ وقت کے مقرر کردہ نظام کا ایک حصہ ہیں اسلئے ان کو سوچ سمجھ کر اپنے کاموں کو اس طرح سرانجام دینا چاہئے جس طرح خلیفۂ وقت کی ہدایات ہوں۔

حضور اقدس نے احباب جماعت عالمگیر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مبلغین و واقفین زندگی کا ادب و احترام لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا جائے ان کی عزت کرنا ان کی سہولتوں کا خیال رکھنا عہدیداران کا کام ہے اگر مربیان کو عزت کا مقام نہیں دیں گے تو آئندہ نسلوں میں آپ کو مربیان تلاش کرنے مشکل ہو جائیں گے۔

فرمایا واقفین زندگی اور مربیان سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن اللہ کی خاطر آپ نے جو عہد کیا ہے اسکے سامنے دنیا کی بالکل پرواہ نہ کریں چاہے اپنوں کے چرکے ہوں یا غیروں کے چرکے اس کی پرواہ نہ کریں آپ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں اسلئے اس ذمے داری کا احساس کرتے ہوئے ہر دنیوی اونچ نیچ کو دلوں سے نکال دیں اور یکسوئی سے کام کریں اللہ کی خاطر خدمت کرو گے تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی ذہنی کوفت کو دور کرنے کے سامان کردے گا حضور انور نے مربیان کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ مربیان کے گھروں میں عہدیداران کے خلاف باتیں نہیں ہونی چاہئیں اپنی بیویوں کو بھی سمجھائیں ہر بات صبر اور حوصلے سے برداشت کرنی ہے اور اللہ کے حضور گڑگڑانا ہے اللہ فضل فرمائے گا۔

پھر عہدیداروں کو نصیحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ہر احمدی کو احساس ہونا چاہئے کہ ہم محفوظ پروں کے نیچے ہیں فرمایا بعض عہدیداروں کو میں نے دیکھا ہے بڑی سخت شکل بنا کر دفتروں میں بیٹھے ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ملتے مسکرا کر ملتے فرمایا ہر احمدی تو امیر کی مسکراہٹ سے ہی خوش ہو جاتا ہے چاہے اسکا کام ہو یا نہ ہو۔

حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو عہدیداران کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری کی نصیحت بھی فرمائی حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی فرمایا بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو خلیفۂ وقت کی اطاعت میں ہیں وہ یاد رکھیں خلیفہ وقت کی اطاعت اسی صورت میں ہوگی جب نظام کے عہدیداران کی اطاعت ہوگی اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سنو اور اطاعت کرو چاہے وہ بات کہی جائے جو تمہیں خوش کرے یا وہ بات کہی جائے جو تمہیں ناخوش کرے اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سنو اور اطاعت کرو چاہے ایک حبشی غلام کو ہی تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے فرمایا تمہارا کام صرف یہ ہے کہ اگر کوئی غلط بات دیکھو تو خلیفہ وقت کو اطلاع کر دیا کرو اور خاموش ہو جایا کرو پھر پیچھے نہیں پڑنا کہ کیا ہوا ہے دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ جماعت اور نظام جماعت کو اپنی حفاظت میں رکھے جب جماعت کی ترقی ہوتی ہے تو حاسدوں کی کثرت ہو جاتی ہے وہ مختلف حیلوں بہانوں سے ہمدرد بنکر باتیں بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور جماعت میں ایک دوسرے کے خلاف بدظنی پیدا کرتے ہیں فرمایا بعض دفعہ مجھے بھی ایسے حاسد بغیر نام اور ایڈریس کے خط لکھتے ہیں خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات جو حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت سے توقعات رکھتے ہوئے فرمائے ہیں پڑھ کر سنائے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم کو ایسی جماعت بنادے کہ نیکی کا اعلیٰ نمونہ ہو۔

☆☆☆

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 4-11 Jan 2005 Issue No : 1-2

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

مبلغین وواقفین زندگی کا ادب واحترام لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا جائے

جماعتی عہدہ ہو یا ذیلی تنظیموں کا عہدہ اس کو خدا کا فضل سمجھیں اس کو اپنا حق نہ سمجھیں

ہر عہدیدار چاہے وہ جماعتی عہدیدار ہوں یا ذیلی تنظیم کے عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ اللہ اس کو ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کبھی کوئی ابتلا نہ آئے جو ٹھوکر کا باعث بنے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31.12.04 بمقام بیت السلام فرانس

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السلام فرانس سے ہی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نظام خلافت کی اطاعت اور عہدیداران جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت میں نظام خلافت جاری فرمایا اور اس نظام خلافت کے گرد جماعت کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی پھر شہر اور ملکی سطح تک کا نظام گھومتا ہے اور ہر ایک کا خلیفہ وقت سے رابطہ ہوتا ہے اور پھر ہر شخص انفرادی طور پر بھی رابطہ کر سکتا ہے لیکن اگر کسی جماعتی عہدیدار سے شکوہ ہو اور خلیفۂ وقت تک پہنچانا ہو تو پھر انفرادی رابطے کے باوجود وہ شکایت اپنے امیر کے توسط سے پہنچانی چاہئے اور امیر کا کام ہے کہ چاہے اس کے خلاف ہی شکایت ہو وہ شکایت کو خلیفہ وقت تک پہنچائے۔

عہدیدار چاہے منتخب ہوں یا نامزد بالآخر ان کو خلیفہ وقت کی منظوری حاصل ہوتی ہے اور جب یہ انتخاب کثرت رائے سے ہو جاتا ہے تو پھر چاہے آپ نے کثرت رائے والے عہدیدار کو ووٹ دیا ہو یا نہ آپ پر اس کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے اسی طرح اس عہدیدار کا بھی فرض ہے کہ چاہے کوئی اسے ووٹ دے یا نہ دے جب اس کی منظوری مل جائے تو وہ ہر ایک کے ساتھ مکمل انصاف کا سلوک کرے۔

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ باتیں میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ خدانخواستہ کہیں سے بغاوت کی کوئی بو آرہی ہے یا خدانخواستہ ایسا خیال کر لیا جائے کہ چونکہ میں فرانس سے یہ خطبہ دے رہا ہوں تو فرانس میں کوئی ایسا واقعہ رونما ہو گیا ہو ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ فرانس کی جماعت بھی مخلص جماعت ہے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ بعض دنیادار اپنی کم علمی کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ جماعت میں نومبائعین بڑی کثرت سے شامل ہو رہے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ ان کو نظام جماعت کے بارے میں بتایا جائے۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم فرمودہ یہ جماعت نظام خلافت کے ماتحت اب مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے کوئی مخالف اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن ہمیں اپنے ذہنوں میں وقتاً فوقتاً ان باتوں کی جگالی کرتے رہنا چاہئے تا کہ پرانے اور نئے احمدی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور کہیں کسی کے ذہن میں بے چینی پیدا نہ ہو۔

سب سے پہلے ہم قرآن کریم سے رہنمائی لیتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامنٰت الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعا بصیرا (النساء ۵۹)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ عہدیدار چننے والوں کو فرمایا کہ عہدے ان کو دو جو اس کے اہل ہوں وقت دے سکیں ان کو نہ دو جو اس کے اہل نہ ہوں اور وقت نہ دے سکیں اور تم صرف اپنے تعلقات کی خاطر ہی ووٹ دے دو اس میں منتخب کرنے والوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ اس لئے ووٹ دینے والوں کو ہمیشہ دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہئے کہ جو بہتر ہوں ان کو ووٹ دیں فرمایا ضمناً بتادوں بعض دفعہ بعض افراد پر پابندی لگی ہوتی ہے کہ ان کو ووٹ نہیں دے سکتے۔ اس پر یہ زور نہیں دینا چاہئے کہ فلاں شخص انتخاب کے قابل تھا چونکہ اسے انتخاب سے محروم کر دیا گیا ہے اس لئے ہم انتخاب میں شامل نہیں ہوں گے نظام جماعت کے احترام کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے کہ وہ انتخاب میں حصہ نہیں لے گا تو پھر اصرار نہیں کرنا چاہئے کوئی عہدہ جماعت میں کسی کا پیدائشی حق نہیں اسلئے اشارۃً بھی کبھی کسی قسم کا یہ اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے عہدیدار بناؤ اور نہ ہی کسی کے عزیز کو یہ حق حاصل ہے کہ ہلکا سا بھی اشارہ کرے کہ فلاں کو ووٹ دیا جائے اگر نظام جماعت کو پتہ چل جاتا ہے تو جس کے حق میں پراپیگنڈہ کیا گیا ہے اور جو کرتا ہے ان کو انتخاب میں شامل ہونے سے روکا جا سکتا ہے اسلئے جماعت کے انتخابات کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے دین کے خدمتگاروں کی ٹیم سمجھ کر چننا چاہئے اور جو منتخب ہو جائیں وہ اپنی ذمہ داری کے ساتھ انصاف کریں جماعتی ترقی کیلئے نئے نئے راستے تلاش کریں اور ان کے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہونے چاہئیں فرمایا کبھی تمہاری رشتہ داریاں اور تعلقات انصاف میں حائل نہ ہوں کبھی یہ خیال نہ آئے کہ فلاں نے مجھے ووٹ نہیں دیا جب بھی موقعہ ملا اسے تنگ کروں گا یہ مومنانہ شان نہیں بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے ہر عہدیدار چاہے وہ جماعتی عہدیدار ہوں یا ذیلی تنظیم کے عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ اللہ اس کو ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کبھی کوئی ابتلا نہ آئے جو ٹھوکر کا باعث بنے۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا کہ اب میں وضاحت سے بتاتا ہوں کہ عہدیداران کا احباب جماعت کے ساتھ اور احباب جماعت کا عہدیداران کے ساتھ کیسا سلوک ہونا چاہئے۔ عہدیداروں کو ایک اصولی ہدایت تو میں دے چکا ہوں کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے ہیں علاوہ اس کے عہدیدار اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ نے حکم دیا ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس یعنی خدا کے مومن بندے اپنے غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہوتے ہیں فرمایا اس کا سب سے زیادہ مخاطب عہدیداروں کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے عہدیداری کا تقاضہ ہے کہ مکمل طور پر خود کو عاجز بنائے اگر کسی میں کوئی غلطی ہو تو اسے علیحدگی میں سمجھانا چاہئے ہر وقت چڑچڑے پن اور تکبر کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے اصلاح چڑنے سے نہیں ہوتی ایک آدھ دفعہ کی غلطی کو معاف کر دینا بہتر ہوتا ہے جماعتی عہدیدار بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنے رویوں میں تبدیلی پیدا کریں تربیت کرنے کے طریقوں کی جیسی آپ چھاپ لگا دیں گے آئندہ عہدیدار بھی ویسے ہی بنیں گے۔

فرمایا نرمی اس حد تک بھی نہیں ہونی چاہئے کہ جماعت میں بگاڑ پیدا ہو جائے عہدیداروں کو اپنے خلاف شکایت سننے کا حوصلہ بھی ہونا چاہئے اگر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ معذرت کر دیں کیونکہ کسی ایک شخص کا خدمت سے ہٹ جانا اس سے بہتر ہے کہ جماعت کے ایک حصہ میں بے چینی پیدا ہو جائے جماعتی عہدہ ہو یا ذیلی تنظیموں کا عہدہ اس کو خدا کا فضل سمجھیں اس کو اپنا حق نہ سمجھیں۔ جو لیڈر بنایا گیا ہے وہ خود کو قوم کا خادم سمجھے۔ آپ کی ہر بات اور ہر کام یہ ثابت کرے گا کہ آپ قوم کے خادم ہیں یا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس کو اللہ نے لوگوں کا نگران اور ذمے دار بنایا ہوا گر وہ لوگوں کی نگرانی اور ذمے داری صحیح رنگ میں ادا نہیں کرتا اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ پس یہ خوف کا مقام ہے اس فرمان کے سننے کے بعد کوئی بھی عہدوں کا طالب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ پیارا انصاف پسند حاکم ہو گا اور سب سے زیادہ مبغوض ظالم حاکم ہو گا اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو امام حاجت مندوں ناداروں اور غریبوں کیلئے اپنا دوازہ بند رکھتا ہے خدا بھی اس پر اپنا دروازہ بند کر دیتا ہے پس لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے محبت پیدا

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں